Ahmadiyya Markazi Library
Receipt No 396
Date 10/9/86

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

REGD NO. P/GDP - 3.

جلد ۳۵　　شمارہ ۳۷

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۳۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

The Weekly BADR QADIAN-143516

۸ محرم ۱۴۰۷ ہجری　　۱۱ تبوک ۱۳۶۵ ہش　　۱۱ ستمبر ۱۹۸۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور انور کینیڈا کے جماعتی دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ احباب اپنے محبوب امام کی صحت و سلامتی، دورہ کی ہر جہت سے کامیابی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور بخیریت مراجعت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بدستور کمزور چلی آ رہی ہے قارئین سے حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

● مقامی طور پر تمام درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للّٰہ۔

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ۳۸واں مبارک جلسہ سالانہ

● حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام ● دور نزدیک کی ریاستوں سے ڈیڑھ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت ● مستقل بنیادوں پر وقفِ زندگی اور وقفِ عارضی کی تحریک

رپورٹ مرسلہ مکرم منیر احمد صاحب چوہدری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ویسٹ کوسٹ امریکہ

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نے امسال اپنا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ جون ۱۹۸۶ء کو امریکہ کی شہرۂ آفاق جارج ٹاؤن یونیورسٹی واشنگٹن ڈی سی میں منعقد کیا جلسہ کا سارا انتظام و انصرام محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج کی براہ راست نگرانی اور ہدایت کے تحت بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ اس غرض سے محترم امیر و مبلغ انچارج صاحب نے ایک کمیٹی مقرر فرمائی جس کے چیئرمین مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ملک پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ واشنگٹن مقرر ہوئے۔ رجسٹریشن اور قیام کا انتظام مکرم ملک مبارک احمد صاحب آف واشنگٹن کے ذمہ تھا۔ تیاری طعام اور دیگر امور کا انتظام مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق واشنگٹن نے کیا اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم مبشر احمد صاحب آف بالٹی مور نے ادا کئے۔ استقبال اور دفتر معلومات کا انتظام مکرم ڈاکٹر سید عبد الماجد شاہ صاحب کے ذمہ تھا۔ حفاظت و پہرہ کا انتظام مکرم مرزا طاہر احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ واشنگٹن ڈی سی نے نہایت عمدگی اور مستعدی سے سرانجام دیا۔ لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا انتظام مکرم مفتی احمد صادق صاحب نے سرانجام دیا۔ مبلغین سلسلہ مکرم ظفر احمد صاحب سرور۔ مکرم شیخ نصیر الدین صاحب مکرم انعام الحق کوثر صاحب۔ مکرم عبد الرشید یحییٰ صاحب اور خاکسار منیر احمد چوہدری کی ڈیوٹیاں معاونت کے لئے مختلف شعبہ جات میں لگیں۔

مورخہ ۲۶/۶/۸۶ بروز جمعرات جلسہ کے انتظامات کو آخری شکل دے دی گئی۔

اس سلسلہ میں معاونین و ناظمین جلسہ سالانہ اور مبلغین سلسلہ اپنی اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کو سرانجام دینے کے لئے رات ساڑھے تین بجے تک مصروف رہے چونکہ یونیورسٹی کی عمارت کرایہ پر حاصل کی گئی تھی اس لئے جلسہ گاہ کی تیاری، حفاظت، طعام گاہوں اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام ایسے امور تھے جو کہ عمارت ملنے کے بعد کم از کم وقت میں کرنے تھے الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ واشنگٹن کے احباب اور خدام نے بے مثال نمونہ دکھاتے ہوئے نہایت

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کو منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی برکات اور افضال نازل فرمائے اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بہت بڑھ کر ہو" احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۶ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور کٹک (اڑیسہ)

ہفت روزہ بدر قادیان
۱۱ ر تبوک ۱۳۶۵ ہش

فرعونیت کے علمبردار

فراعینِ مصر میں اگرچہ کتنے ہی ایسے فرعون بھی ہوئے ہیں جو اپنی بہترین انتظامی صلاحیتوں اور رعایا پروری کے باعث اپنے عہد کے کامیاب فرمانروا شمار ہوتے ہیں۔ مگر زبان پر جب بھی فرعون کا نام آتا ہے ذہن غیر ارادی طور پر دوسرے تمام فراعین سے صرفِ نظر کر کے آج سے قریباً سوا تین ہزار سال قبل گزرے منفتاح نامی طاقت و اقتدار کے نشے میں چور اُس فرمانروا پر جا کر مرکوز ہو جاتا ہے جو اپنے باپ رعمسیس ثانی کے علی الرغم انتہائی ظالم، سرکش اور متکبر حکمران تھا۔ تاریخ میں اُسے PHARAOH OF EXODUS یعنی "فرعونِ خروج" کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ یہی وہ فرعون تھا جس کے پیہم انسانیت سوز مظالم سے تنگ آ کر بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قیادت میں سرزمین مصر سے ہجرت کرنا پڑی۔ اِس پر بھی جب اِس ظالم نے اُن مظلوموں کا تعاقب نہ چھوڑا تو وہ اپنے لشکر سمیت بحرِ قلزم میں غرق ہو کر اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشانہ بنا اور اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ کے لئے عبرت و نصیحت کی ایک ایسی لرزہ خیز داستان چھوڑ گیا جو آج بھی قاہرہ کے عجائب گھر میں اُس کی حنوط شدہ لاش کی صورت میں پڑھی جا سکتی ہے مگر ایک اُسی فرعون پر کیا موقوف؟ مذاہبِ عالم کی تاریخ تو "اَنَا خَیْرٌ" کا متمرّدانہ نعرہ لگانے والے اُس جیسے کتنے ہی ظالموں، سرکشوں اور متکبّروں سے بھری پڑی ہے۔ قرآن حکیم جو انسانی معاشرہ کے لئے آخری دستور العمل اور مکمل و جامع ضابطۂ حیات کی حیثیت رکھتا ہے اُن ہی ابلیس نما ان فرعونوں کا عبرت و نصیحت آموز تفصیلی تذکرہ ہمیں متعدد مقامات پر ملتا ہے، جنہوں نے اپنے اپنے وقت کے مامور کو کاذب و ساحر، مجنون و مخبوط الحواس، ملک و قوم کے لئے منحوس اور غدار، دھوکے باز و فریب کار، کافر و ملحد اور بے دین جیسے انتہائی مکروہ اور قبیح ناموں سے یاد کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اُنہیں اپنی جبلی خباثتوں کا نشانہ بناتے ہوئے شدید جسمانی اذیتیں بھی پہنچائیں۔ وہ پاک وجود جو اُنہیں درسِ ہدایت دینے آئے تھے اُنہیں گلیوں میں گھسیٹا گیا کانٹوں کے تاج پہنائے گئے، تختۂ دار پر لٹکایا گیا، سنگسار کر دینے اور ملک بدر کر دینے کی دھمکیاں دی گئیں ۔۔۔ الغرض حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی کو دُنیوی وجاہتوں کے اِن کیڑوں نے سبّ و شتم، تمسخر و استہزاء اور ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ مگر انجام کار کون اپنے مقصد میں کامیاب ہوا اور کس کے نصیب میں ذلت و نامرادی لکھی گئی؟ قرآن مجید از منۂ قدیم کے اِن سربستہ رازوں کی نقاب کشائی ہر مرتبہ انتہائی جامع الفاظ میں یوں فرماتا ہے:۔

"وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّکُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰٓی اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِکَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَلَنُسْکِنَنَّکُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذٰلِکَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَخَافَ وَعِیْدِ ۝ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ۝

(ابراہیم: ۱۴ تا ۱۶)

یعنی اپنے وقت کے رسولوں کا انکار کرنے والوں نے طیش میں آ کر اُن سے کہا کہ یہ ملک ہمارا ہے۔ اگر تم ہمارے طور طریق اور ہمارے مذہب کو اختیار نہ کرو گے تو ہم تمہیں اس ملک سے نکال دیں گے اور تم دنیا میں ٹھوکریں کھاتے پھرو گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو بذریعہ وحی آگاہ فرمایا کہ ہم اِن ظالموں کو ہلاک کر دیں گے اور ان کی تباہی کے بعد تمہیں اس ملک میں بطور حکمران آباد کریں گے۔ یہ میرا سلوک اُن لوگوں کے لئے ہے جو میرے مقام اور میری وعید سے ترساں ہوتے ہیں۔ الغرض ہر دور میں انبیاء اور اُن کے منکرین میں فتح کے لئے مقابلہ ہوا اور انجام کار جابر اور سرکش ہی ناکام و نامراد ہوئے۔

فارسی کی مشہور کہاوت ہے کہ "آزمودہ را آزمودن جہل است" یعنی آزمائی ہوئی چیز کو آزمانا جہالت ہے۔ مگر افسوس کہ دنیا کے فرزند ماموربن الٰہی کے معاملہ میں تاریخ مذاہب کے اِس تسلسل کو دیکھتے ہوئے بھی بارہا آزمائی ہوئی ایک حقیقت کو پھر آزمانا شروع کر دیتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہر فرستادہ کے مقابلہ میں اُن ہی فرسودہ اور اوچھے ہتھیاروں کو استعمال کرتے ہیں جو انبیاء گزشتہ کے دشمنوں نے استعمال کئے تھے اور جن کا ناکارہ اور نکما ہونا کئی بار ثابت ہو چکا تھا اندریں بارہ ہمیں سب سے زیادہ حیرت اُن مسلمانوں پر ہوتی ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُکَذِّبِیْنَ ۝ (آل عمران: ۱۳۸) کے واشگاف الفاظ میں گزشتہ منکرین انبیاء کے دردناک انجام سے عبرت پکڑنے کی تاکید کی گئی تھی۔ مگر آج بھی اپنے آپ کو مسلمان کہنے والے اور خود کو نفاذِ اسلام کے نقیب گردانتے والے فرعونیت کے گھٹیا ترین علمبردار وقت کے اُس مامور کی برگزیدہ روحانی جماعت کے درپے آزار ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے بہت پہلے سے یہ خبر دے رکھی تھی کہ یَاْتِیْ عَلَیْکَ زَمَنٌ کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی (تذکرہ ص ۲۳۹) یعنی تجھ پر بھی موسیٰ کی مانند ابتلاء و آزمائش کا زمانہ آئے گا ۔۔ مگر اپنے مولیٰ پر کامل توکل رکھتے ہوئے تو ہمیشہ اس یقین پر قائم رہنا کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ (تذکرہ ص ۲۶۹) کہ امتحان و آزمائش کے اِس کڑے وقت میں میرا رب یقیناً میرے ساتھ ہے جو میری حفاظت اور دستگیری فرمانے والا ہے کاش! آج کے دنیوی وجاہتوں کے کیڑوں کو خود مامور زمانہ کے پر شوکت اور جلالی الفاظ میں بر سرِ دیوار لکھا ہوا اپنی تقدیر کا یہ نوشتہ پڑھنے کی توفیق مل پاتی کہ:۔

(باقی ص ۹ پر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں

موہنی چہرہ، تبسّم دلنواز
شبنمی آنکھیں، سراپا شاہباز

روشنی ہی روشنی تھا اِک وجود
اس زمیں پر ایک تھا یزداں کا راز

مجسمۂ لُطف و حسن و رنگ و نور تھا
بازِ نفحہ جان و معطر، گلبار!

حوصلے اور عزم کا کوہِ گراں
عجز کا پیکر، طبیعت عہد ساز

ہر گھڑی تھی اس کی وصلِ مولا کی گھڑی
ہر جگہ اُس کے بچھائے نماز

برسے باران رحمت اُس پہ ہمیشہ
ملے مرے مولیٰ اُسے بہت کار ساز

یاد وفات ۹ جون ۱۹۸۲ء

(طاہر عارف سرگودھا)

خطاب

اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار کے گیت گائیں اور خدا کا شکر ادا کریں

کہ جس طرح مخالفت کی موج اُٹھی تھی آپ کو دبانے کے لئے

اُس سے سینکڑوں گنا قوت کے ساتھ اللہ کی تقدیر آپ کو اُبھار رہی ہے اور ہمیشہ اُبھارتی رہے گی

از سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵؍وفا (جولائی) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بمقام اسلام آباد لندن

جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے اجلاس سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز افتتاحی خطاب کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارۂ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی :۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۚ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

(سورۃ یونس ۶۳ تا ۶۶)

اور پھر فرمایا :۔

اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان اور اُس کا فضل و کرم ہے کہ آج دُنیا کے کونے کونے سے اللہ کے عاشق، اُس کے رسولؐ کے عاشق، اُس کے دین کے عاشق، محض اللہ کی محبت میں اُس کا پیار سینوں میں سجائے ہوئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ انگلستان میں آنے والوں نے اِن کا ایک الگ مقام ہے۔ ایک ایسا امتیاز ہے جو تاریخی حیثیت رکھتا ہے کبھی اس ملک میں خدا کے نام پہ اُس کے دین کے پروانے محض اللہ کی محبت کی خاطر ہزار ہا میل کا سفر طے کر کے اِس طرح اکٹھے نہ ہوئے تھے۔ اگر ہوئے تو گذشتہ سال کی

تاریخ کا نیا باب

احمدیت ہی نے کھولا تھا۔ اور اب زیادہ کشادہ باب کی شکل میں ایک دفعہ پھر کھولا گیا ہے۔

ایسے ایسے دور دراز ملکوں سے بھی احمدی مسلمان اکٹھے ہوئے ہیں، تشریف لائے ہیں جو مشرق کا آخری کنارا کہلاتے ہیں۔ اور ایسے دُور دراز ملکوں سے بھی احمدی احباب اللہ کی محبت دل میں لئے ہوئے یہاں تشریف لائے ہیں جو مغرب کا آخری کنارا کہلاتے ہیں۔ اور اُن جگہوں سے بھی آئے ہیں جہاں مشرق اور مغرب میں مابہ الامتیاز مشکل ہے، جہاں مشرق مغرب سے گلے ملتی ہے۔ دور دراز فجی کے جزائر، جہاں سے ڈیٹ لائن گزرتی ہے۔ جہاں یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ مشرق ہے اور یہ مغرب ہے۔ جہاں ایک قدم آپ کو مشرق میں پہنچا دیتا ہے اور دوسرا قدم آپ کو مغرب میں لے جاتا ہے۔ وہاں سے بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِس الہام کا زندہ نشان بنتے ہوئے احمدی اس جلسے میں حاضر ہوئے ہیں کہ:۔

”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“

اللہ کے فضل سے سب کا سفر کسی غیر معمولی حادثے کے بغیر خوشگوار گزرا۔ اور مختلف ملکوں سے آنے والوں نے جو رپورٹیں دی ہیں، جو اطلاعات پہنچائی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ اُن حکومتوں نے بھی اُن سے تعاون کیا اور یہاں آنے پر انگلستان کی حکومت نے بھی اُن سے تعاون کیا۔ اور کسی قسم کی کوئی تکلیف پیش نہ آئی۔

لیکن افسوس

ایک ملک ایسا ہے

جو اسلام کے عظیم نام پر قائم کیا گیا تھا۔ جہاں سب سے زیادہ وسعت حوصلہ نظر آنی چاہیئے تھی۔ جو کسی خلافائی نبی کا غلام کہلانے کا دعویدار نہیں۔ بلکہ اُس کا غلام کہلانے کا دعویدار ہے جو رحمۃٌ للعالمین تھا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔ جس کی رحمتیں تمام جہانوں کے لئے تھیں۔ اپنوں کے لئے بھی تھیں اور غیروں کے لئے بھی تھیں، مردوں کے لئے بھی تھیں، اور عورتوں کے لئے بھی تھیں۔ انسانوں کے لئے بھی تھیں اور حیوانوں کے لئے بھی تھیں، حیوانوں کے لئے بھی تھیں اور جمادات کے لئے بھی تھیں۔ غرضیکہ ساری کائنات کے لئے اسے رحمت بنایا گیا تھا۔ اس عظیم الشان نبیؐ کی غلامی کا دم بھرنے والا یہ ملک جس کی وسعتِ حوصلہ کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ جس کی وسعتِ حوصلہ خدا تعالیٰ کی تخلیق کردہ کائنات کی وسعتوں کے ساتھ ہم آہنگ تھی۔ اُس ملک کے باشندوں نے اتنا حوصلہ بھی نہ دکھایا جتنا غیر مذاہب کی طرف منسوب ہونے والے ملکوں کے باشندوں نے دکھایا اور ان کی حکومتوں نے دکھایا۔ پس اگر تکلیف کی کچھ باتیں آج میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں تو تمام کی تمام بدقسمتی اور بدنصیبی سے

پاکستان سے تعلق رکھنے والی باتیں

ہیں عجیب خدمتِ اسلام کا ایک تصور وہاں قائم کیا جا رہا ہے اور عجیب جوش اور خروش کے ساتھ جاہلانہ طور پر اُس تصور کو عمل کی ہیئت میں ڈھالا جا رہا ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ کیا ایک بھی ان میں عقلِ سلیم رکھنے والا انسان باقی نہیں رہا؟ وہی اس حکومت میں بس حکومت کے کارندے محض حکومت کے حکم کی مجبوری سے ایسا کر رہے ہیں۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے، پاکستان کے عوام کا تعلق ہے، جماعت احمدیہ کی بھاری اکثریت اُن ہی میں آباد ہے، اُن ہی لوگوں سے نکل کر آئی ہے اور تمام دنیا میں اسلام کی خدمت کا جو بیڑا جماعت احمدیہ نے اُٹھا رکھا ہے اُس کا سب سے زیادہ سہرا جماعت احمدیہ پاکستان کے سر ہے۔ اس لئے پاکستان کی مٹی کا خمیر اچھا ہے۔ وہاں کے لوگ اچھے ہیں، نیک دل ہیں اور خدا ترس ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حکومت کی شہ پر مظالم کا ایک ایسا بند جو ٹوٹ اُٹھا جس کو روکنا پھر مشکل ہو جاتا۔ ایک سیلاب کی صورت میں مظالم ملک کے ایک طرف سے بہتے اور دوسرے کنارے تک پہنچ جاتے اور دوسرے کنارے سے مڑتے اور پھر پہلے کنارے کی طرف لوٹتے۔ اتنا وسیع ظلم کو حوصلہ کبھی نصیب نہیں ہوا تھا جتنا پاکستان کی آمرانہ حکومت نے اپنے عوام کو دلایا اور اس شدت کے ساتھ عوام نے اس اشارہ کو رد نہیں کیا جس شدت کے ساتھ پاکستان کے عوام نے حکومت کی اس کوشش کو رد اور ناکام کر دیا ہے۔ بار بار اُن کو طعنے دیئے گئے، بار بار ان کو انگیخت کیا گیا، بار بار اُن کو اُٹھایا گیا کہ دیکھو ہم کہتے ہیں کہ احمدیت کو بیخ و بن سے اُکھاڑ پھینکو۔ اور تم کیوں ہم سے تعاون نہیں

کرتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ

پاکستانی عوام کا حوصلہ

تھا اور اُن کی انہ نیت تھی جس نے اس ظلم میں اپنی حکومت کا ساتھ نہیں دیا جہاں جہاں بھی جرم کے واقعات ہوتے ہیں وہاں ہمیشہ کرائے کے خریدے ہوئے بعض مجرموں سے کام لیکر احمدیوں پر مظالم کروائے گئے ہیں۔ اس میں پاکستانی قوم کا قطعاً کوئی قصور نہیں۔ وہ خود مظلوم ہے وہ تو خود جبر کے تحت اس طرح پیسی جا رہی ہے جیسے چکی اُن دانوں کو پیستی ہے جو اس چکی میں ڈالے جاتے ہیں۔ وہ دانے تو نکلنے کی راہ پا جاتے ہیں لیکن بدقسمتی سے پاکستان کے عوام کے لئے نکلنے کی کوئی راہ سردست نظر نہیں آرہی۔ اس لئے جب میں کہوں گا اور جب بھی میں کہتا ہوں کہ پاکستان میں احمدیوں پر طرح طرح کے مظالم توڑے جا رہے ہیں تو ہرگز میری مراد یہ نہیں کہ پاکستان کے عوام ظالم ہیں۔ یا پاکستان کے خواص ظالم ہیں۔ نہ تو پاکستان کے عوام ظالم ہیں نہ پاکستان کے خواص ظالم ہیں ہاں وہ ضرور ظالم ہیں جنہوں نے پاکستان کے

اختیارات پر ڈاکہ زنی

کر کے اس پر قبضہ کر لیا ہے اُن کو حکومت کا کوئی حق نہیں اور قطعاً۔ قانون پاکستان کو توڑے بغیر وہ حکومت کے اُوپر اس طرح قابض نہیں ہو سکتے تھے۔ انہوں نے پاکستان کے قوانین کی وفاداری کی جھوٹی قسمیں کھائیں۔ اور خدا کے معزز نام لے لے کر قسمیں کھائیں۔ اور ان قسموں کو توڑا۔ اور حکومت پر قبضہ کر لیا۔ پس جب ہم کہتے ہیں کہ پاکستان میں احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے تو باہر کے سننے والے ہرگز یہ غلط تاثر نہ قائم کریں کہ نعوذ باللہ پاکستان کی قوم کے خلاف کوئی پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ ہاں یہ پروپیگنڈہ اس حکومت کی طرف سے کیا جا رہا ہے جب بھی احمدی آواز بلند کرتا ہے خواہ وہ دنیا کے کسی کونے میں ہو حکومت پاکستان ساتھ ہی ایک اور آواز اٹھاتی ہے۔ کہ دیکھو دیکھو یہ لوگ پاکستان کی حکومت کے خلاف ہیں اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اور وہ پروپیگنڈہ کیا ہے ؟ اس کو وہ نہیں دیکھتے۔ یا جان کر اُس سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ پروپیگنڈہ صرف یہ ہے کہ پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ پاکستان کے اخباروں میں چھپ رہا ہے من وعن اسے ہم دنیا کے سامنے پہنچا رہے ہیں یہ

عجیب قسم کا سنسر

ہے جو وہاں کی حکومت نے عائد کر رکھا ہے کہ ملک کی آواز باہر نہ جانے دو ملک کی آواز اگر باہر نکلی تو تم حکومت کے غدار ہو اور حکومت کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے لئے تم ہی سمجھے جاؤ گے

چنانچہ آنے والوں میں جو احمدی قید کئے گئے اُن میں ایک ایسا بھی تھا جس کے پاس سوائے پاکستانی اخبار کے تراشوں کے اور کچھ بھی نہیں تھا۔ پاکستانی اخبارات کے تراشے ان کے پاس تھے جن میں کچھ واقعات لکھے ہوئے تھے اُن تراشوں کے نتیجے میں ان کو زدوکوب کیا گیا، ان کے اوپر سختی کی گئی۔ اور اس وقت وہ آپ میں یہاں حاضر ہونے کے بجائے پاکستان کی کسی جیل میں قید و بند کی صعوبت برداشت کر رہے ہیں۔

نہایت ظالمانہ طریق پر ہر احمدی کی تلاشی لی گئی۔ اور وہ تمام چیزیں جن میں سے ایک بھی حکومت پاکستان نے ضبط نہیں کی ہوئی تھی ان کے نکلنے پر اُن کے پاسپورٹ چھین لئے گئے اور اُن کو قید میں ڈال دیا گیا۔ نظموں کی کیسٹیں

کسی نے بڑے پیار اور محبت سے بھر کر بھجوائی تھیں وہ بھی جرم تھا، کسی نے کوئی مضمون لکھا تھا وہ بھجوایا تو وہ بھی جرم تھا، ایسے رسالے اور کتب جن کو حکومت پاکستان نے ضبط نہیں کیا تھا وہ کسی کے سامان سے نکلے تو وہ بھی جرم تھا۔ غرضیکہ ہر راہ، ہر بہانہ، جو تلاش کیا جا سکتا تھا آنے والے احمدیوں کو ہراساں کرنے کا، اور اُن پر زیادتی کرنے کا وہ اختیار کیا گیا۔

پس آج کے اس افتتاحی اجلاس میں جب عموماً دُعا کی تحریک کی جاتی ہے میں سب سے پہلے اُن

مظلوم احمدی بھائیوں کیلئے دُعا کی تحریک

کرتا ہوں جو بڑے ارمانوں کے ساتھ، بڑے شوق سے بڑے لمبے عرصہ تک غربت کے باوجود پیسے جمع کر کے اس جلسے میں حاضر ہونے کے شوق میں نکلے تھے لیکن ہم تک نہیں پہنچ سکے۔ اللہ اُن کے حال پر بھی رحم فرمائے اُن کی دلی تمناؤں کو قبول کرے ان سے بڑھ کر اُن کو ثواب دے جو یہاں پہنچ سکے ہیں تاکہ اُن کی یہ حسرتیں پوری ہو جائیں۔ اور ان لوگوں پر بھی رحم کرے جو ناحق خدا کے بندوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ اُن کو کوئی حق نہیں۔ اور بڑی دلیری کے ساتھ ایسا کر رہے ہیں۔ وہ کارندے حکومت کے جنہوں نے ایسا کیا وہ بھی مجبور تھے کیونکہ جہاں تک میرا علم ہے یہی لوگ پہلے آنے والے احمدیوں سے شریفانہ برتاؤ کیا کرتے تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اتنی سختی سے حکومت کی طرف سے اُن کو ہدایت ہے اور ایسی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے کہ اگر وہ اس جرم میں شریک نہ ہوں تو پھر اُن کو اپنی نوکریوں کا خطرہ ہے، اپنی عزتوں کا خطرہ ہے، اپنی ترقیات کا خطرہ ہے۔

پاکستان کی حکومت کا یہ الزام ہے

کہ احمدی پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں قطعی جھوٹ اور بے بنیاد الزام ہے۔ میں تو ان احمدیوں کو بھی جن کا پاکستان سے کوئی تعلق نہیں اور تمام دنیا میں مختلف ممالک میں پھیلے پڑے ہیں اُن کو بھی بارہا یہی نصیحت کی ہے کہ ہر چند کہ پاکستان کی موجودہ آمرانہ حکومت نے احمدیوں پر اُن کے بھائیوں پر بڑے مظالم کئے تب بھی اُن کے لئے بد دُعا نہ کریں، اُن کے لئے بُرا دل میں نہ بٹھائیں اور جہاں تک ممکن ہو، جہاں تک اللہ توفیق عطا فرمائے اُن کی بہبود کے لئے دُعا کریں۔ اگر اور کچھ نہیں تو اتنا سوچیں کہ آپ تک جو حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا دین پہنچایا گیا اور اندھیرے سے نور کی طرف آپ کو بلایا گیا تو وہ پاکستان کی سرزمین سے آنے والے دیوانے ہی تو تھے جنہوں نے یہ کام کیا۔ اس لئے آپ پاکستانی نہ سہی کم سے کم پاکستان کی سرزمین کا یہ حق آپ پر فرض ہے کہ اُن کے لئے اچھا سوچیں اور بھلا چاہیں۔ میں تو یہی نصیحت کرتا ہوں

اگر جماعت احمدیہ کو میں اجازت دیتا اگرچہ پاکستان کی جماعت اپنی قانون کی پابند ہے اور ہمیشہ رہے گی اور

ہمارے اساسی دستور میں یہ بات داخل ہے

کہ جس ملک میں رہو اُس کی اطاعت کرو اور اس کی قانون شکنی نہ کرو اس لئے ان کو تو کسی قانون شکنی کی اجازت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا لیکن باہر کی جماعتوں کو تو میں اجازت دے سکتا تھا کہ اپنے غم و غصہ کو جس طرح

"جو ہمیں مدد دیتے ہیں آخر وہ خُدا کی مدد دیکھیں گے"
(تبلیغ رسالت جلد ۸ صفحہ ۳۱)

پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچرس ۱۸ بے رابندرا سرانی - کلکتہ ۷۰۰۰۰۷
فون :- 27-0441
گرام :- "GLOBEXPORT"

چاہیں حکومت پاکستان کے خلاف نکالیں۔ لیکن ایسا نہیں کیا۔ اس لئے بالکل جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کے لئے حکومت پاکستان نے کروڑوں روپیہ خرچ کر کے اپنے سفارتخانوں سے کام لے کر تمام دنیا میں انتہائی ظالمانہ اور جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دی گئیں، جھوٹے الزام لگائے گئے وہ عقائد ہماری طرف منسوب کئے گئے جو ہمارے خواب و خیال کے عقائد بھی نہیں۔ ہمیں اسلام کا دشمن قرار دیا گیا، ہمیں وطن کا دشمن قرار دیا گیا، ہمیں تخریب کار قرار دیا گیا غرضیکہ جس حد تک بھی حکومت کی طاقت میں ہو اُس حد تک حکومت پاکستان نے جماعت احمدیہ کے خلاف دنیا کے کونے کونے میں پروپیگنڈہ ضرور کیا ہے لیکن اس کا جواب دینے کی ہمیں اس لئے ضرورت نہیں کہ خدا کے فرشتے اس کا جواب دے رہے ہیں اور

اس سارے پروپیگنڈہ کا بالکل برعکس نتیجہ ظاہر ہو رہا ہے

آج جماعت احمدیہ دنیا میں اس سے بہت زیادہ مرعوب اور محبوب ہو چکی ہے جتنی دو سال پہلے تھی۔ آج جماعت احمدیہ اُس سے سینکڑوں گنا زیادہ معروف اور نیک نام ہو چکی ہے جتنی دو سال پہلے تھی۔ دنیا کا ایک ملک بھی ایسا نہیں رہا۔ جہاں جماعت احمدیہ کے حق میں آواز نہیں اٹھائی گئی، جہاں کے دانشوروں نے حکومت پاکستان سے اس ظالمانہ رویے کے خلاف احتجاج نہیں کیا اور اُن کے پروپیگنڈہ سے متاثر ہونے کی بجائے اور بھی زیادہ جماعت احمدیہ کے قریب آ گئے اور محبت اور احسان کی نظر سے جماعت احمدیہ کو دیکھنے لگے۔ بکثرت ایسے ممالک ہیں جہاں اس پروپیگنڈہ کے بعد بڑے واشگاف الفاظ میں حکومت کے سربراہوں نے بھی اور دیگر صاحب اثر لوگوں نے بھی جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور ان باتوں کو جھٹلا دیا جو حکومت پاکستان ہمارے خلاف پروپیگنڈہ کے طور پر استعمال کر رہی تھی، مشہور کر رہی تھی۔ چند نمونے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ افریقی ممالک کی طرف خصوصیت کے ساتھ اس دور میں پاکستان کی آمرانہ حکومت نے توجہ دی۔ روپیہ کہاں سے آیا؟ یہ اللہ بہتر جانتا ہے مگر مانگا ہوا روپیہ تھا۔ اور بے دھڑک افریقن ممالک کو وہ روپیہ پیش کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ تم اگر جماعت احمدیہ کے خلاف یہاں منظم کام کرو تو ہم اس سلسلہ میں تمہیں اور بہت سا روپیہ دینے کو تیار ہیں ان ممالک نے نہ صرف یہ کہ اس کوشش کو رد کر دیا بلکہ ہمیں مطلع کیا اور بتایا کہ اس قسم کا پروپیگنڈہ تمہارے خلاف کیا جا رہا ہے اور پوچھا کہ اس کا جواب کیا ہے تا کہ ہم تمہارا پیش کردہ جواب معلوم کرنے کے بعد مطمئن ہو کر پھر ان کو جواب دیں چنانچہ ایک سے زیادہ ممالک ہیں بلکہ بیسیوں ممالک ہیں ایسا ہوا کہ جماعت احمدیہ سے مدد مانگ کر اُن کی ایک ایک چیز کا جواب لیکر اپنی حکومت کی طرف سے انہوں نے پاکستان کی حکومت کو وہ جواب پیش کیا کہ ہم مطمئن ہیں تمہارے یہ الزام غلط ہیں اور جماعت احمدیہ کی یہ حیثیت ہے۔

افریقہ میں جہاں بہت زیادہ زور مارا گیا وہاں کے چند نمونے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

غانا کے تعمیرات کے وزیر الحاج ڈاکٹر ابوبکر الحسن

نے جلسہ سالانہ سالٹ پانڈ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"جماعت احمدیہ ایسی تنظیم ہے جس نے اسلام کی نہایت اعلیٰ تصویر ہمارے سامنے پیش کی ہے۔ بالخصوص عملی طور پر ہسپتال، اسکول، اور زراعتی اداروں کے قیام کے ساتھ مقامی حکومت کی مدد کی ہے۔ اور یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ واقعی اسلام ترقی کرنے والا مذہب ہے۔ جو اس غلط الزام کی تردید میں عملی جواب ہے کہ اسلام نعوذ باللہ ایک پسماندہ اور (BACK WORD) مذہب ہے۔"

پس جہاں پاکستان کی موجودہ آمرانہ حکومت تمام دنیا میں اسلام کو ایک پسماندہ اور بیک ورڈ مذہب مشہور کرنے کی نہایت ناپاک کوشش کر رہی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے اسلام کو شروع کرنے کی بجائے قرون وسطیٰ کے اُس دور کا اسلام دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے جہاں اسلام اور جبر ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ کر دئے گئے تھے۔ جہاں اسلام کو اس طرح پیش کیا جا رہا تھا کہ ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن ہے۔ اُس دور سے اسلام کا تصور لے کر آج کی حکومت اس بیسویں صدی میں یا اکیسویں صدی میں جو آنے والی ہے اب تو اس دور میں دُنیا کے سامنے اسلام کی یہ بھیانک تصویر کھینچ رہی ہے اور جن لوگوں کے سامنے جماعت احمدیہ کے خلاف یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ یہ اسلام کو برے رنگ میں پیش کرتے ہیں اُن کے متعلق ان حکومتوں کے بڑے سے بڑے صاحب اثر اور بااختیار لوگ یہ اعلان کر رہے ہیں کہ اس غلط الزام کی تردید یا جماعت احمدیہ کر رہی ہے کہ اسلام نعوذ باللہ ایک پسماندہ اور بیک ورڈ مذہب ہے۔

وہ فرماتے ہیں:- نیز یہ کہ جدید تقاضوں کے مطابق اس پر سو فیصدی عمل کی گنجائش موجود ہے۔ دورِ جدید کے انسانوں کو (یہ فقرہ سننے کے لائق ہے) فرماتے ہیں) "دورِ جدید کے انسان کو یہ سبق احمدیہ جماعت سے حاصل کرنا چاہیئے" پھر انہوں نے فرمایا کہ "میری حکومت ان خدمات کا بے حد احترام کرتی ہے اور ممنونِ احسان ہے اور وعدہ کرتی ہے کہ جس حد تک بھی ممکن ہوا وہ جماعت احمدیہ کے ساتھ تعاون کرے گی۔"

اسی طرح وہاں

ایسٹرن ریجن کے ایک نامور عیسائی پادری

جب ہماری کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لائے تو انہوں نے اسلام کو پہلی بار اس طرح سُنا جس طرح جماعت احمدیہ اُسے دیکھتی اور جس طرح جماعت احمدیہ اس پر عاشق ہے۔ اسلام کے اس حسین چہرے کو انہوں نے دیکھا تو اپنی تقریر میں انہوں نے کہا:- "اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم عیسائیوں نے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جیسے عظیم نبی کا انکار کر کے بہت ظلم کیا"۔ عجیب ظلم ہے کہ باہر تو جماعت احمدیہ غیروں کے منہ سے یہ کہلوا رہی ہے کہ اس عظیم نبی یعنی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا انکار ایک عظیم ظلم ہے اور پاکستان کی حکومت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت کے اقرار کو ایک عظیم ظلم قرار دے رہی ہے۔ اور سینکڑوں احمدی پاکستان کی حکومت کے ہاتھوں شدید ظلموں کا نشانہ بنائے گئے صرف اس لئے کہ انہوں نے کلمہ توحید کا انکار کرنے سے انکار کر دیا اور اس کے اقرار پر قائم رہے، شدید دکھ اُٹھائے، ماریں کھائیں، گلیوں میں گھسیٹے گئے، ذلیل ہوئے قید و بند میں ڈالے گئے۔ لیکن ایک لمحے کے لئے بھی وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ دنیا کے اس عظیم ترین حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت کا انکار کریں اور آج ایک ہی واحد ملک ہے جس ملک میں یہ اقرار جرم بن چکا ہے اور تعزیرات پاکستان کے تابع ایک ایسا جرم ہے جس کے نتیجے میں اگر مجرم پکڑا جائے تو اس کی ضمانت بھی قبول نہیں ہونی چاہیئے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
SK. GHULAM HADI & BROTHERS,
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
پیشکش
CHANDAN BAZAR, P.O. BHADRAK, DISTT:- BALASORE (ORISSA) PHONE NO. 122-253

سینکڑوں آدمی صرف اس جرم میں کہ انہوں نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ کا برسرِ عام اقرار کیا قید میں ڈالے گئے۔

احمدیت کو دنیا میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِن مصائب کے باوجود

بنی نوع انسان کی عمومی خدمت

کا بھی بکثرت توفیق مل رہی ہے اس کی تفاصیل کا تو یہ وقت نہیں انشاء اللہ کل کی دوسری تقریر میں میں جماعت احمدیہ کی عالمی جدوجہد اور کوششوں اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار نازل ہونے والے فضلوں کا ذکر کروں گا اس وقت صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ سارے پروپیگنڈے حکومت پاکستان کے حق میں تقدیر نے ناکام بنا دئے ہیں۔

چنانچہ سیرالیون کے صدر نے قرآن کریم اور احمدیہ لٹریچر کے تحفے کو چومتے ہوئے بڑے ادب واحترام سے قبول کیا اور فرمایا "احمدیہ مشن طبّی اور تعلیمی میدان میں ملک کی بڑی خدمت کر رہا ہے ہم چاہتے ہیں کہ آپ اسی طرح ملک کی خدمت کرتے رہیں"۔

اسی طرح ہمارے وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے چوہدری حمید اللہ صاحب جب دورے پر لائبیریا تشریف لے گئے تو لائبیرین نیوز" نے یہ ایک لیڈر آرٹیکل لکھا اور یہ خبر دی کہ انفرمیشن منسٹر سے انہوں نے ملاقات کی ہے اور انفرمیشن منسٹر کا یہ بیان شائع کیا کہ "احمدیہ مشن نے اپنی ابتداء ہی سے حقیقی بھائی چارے کی فضاء پیدا کرنے میں مدد کی ہے" کہاں یہ پروپیگنڈہ کہ افریقہ کو مخاطب کرتے ہوئے حکومت پاکستان نے ۱۹۸۵ء مئی میں قرطاس ابیض شائع کیا تھا اس میں یہ لکھا کہ افریقہ کو ہم متنبہ کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ جہاں جاتی ہے فساد برپا کرتی ہے اس لئے ہم آپ کو متنبہ کرتے ہیں کہ آپ نے اس کو رد نہیں کیا اور بروقت پیش بندی نہ کی تو آپ کے ملک میں بھی یہ فساد برپا کرے گی وہاں کی حکومتوں کے سربراہ اس سے بالکل برعکس رائے رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ "اپنی ابتداء ہی سے جماعت احمدیہ نے حقیقی بھائی چارے کی فضاء پیدا کرنے میں مدد کی۔ ہے" تعلیمی مساعی کے نتیجے میں بہت سے لائبیرینز کے معیارِ زندگی میں نمایاں ترقی پیدا ہوئی ہے۔

بہرحال میں آپ کو یہ اطمینان دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ظالمانہ مہم کے جہاں تک بیرونی دنیا کا تعلق ہے وہاں بھی

نہایت ہی خوشگوار نتائج

پیدا ہو رہے ہیں اور جہاں تک اندرونِ پاکستان کا تعلق ہے وہاں بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ خوشخبریوں کے نتیجہ میں آراء میں ایک گہری تبدیلی اور بنیادی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے پاکستان میں عوام الناس ایک اور نظر سے احمدیت کو دیکھنے لگے ہیں۔ ان کو یہ دو طرفہ جنگ اب کھلی کھلی اس بات پر مرکوز نظر آتی ہے کہ احمدی کہتے ہیں کہ ہم تو کلمۂ توحید کا بہرحال اعلان کریں گے جو چاہے مخالفت کرے اور غیر احمدی علماء کہتے ہیں کہ ہم نے کلمۂ توحید نہیں پڑھنے دینا اور اذان کی ہر وہ سزا دیں گے جو سرداران کفارِ مکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے غلاموں کو دیا کرتے تھے۔ یہ جو میں کہتا ہوں تو ایسی بات نہیں جو میں ان کی طرف منسوب کر رہا ہوں۔ کوئٹہ کی عدالت میں بیان دیتے ہوئے وہاں کی جمعیت کے صدر جو

بلوچستان کی جمعیت ختم نبوت کے صدر

ہیں انہوں نے ایک وکیل کے سوال کے جواب میں یہ اقرار کیا جو تحریری طور پر عدالت کی کارروائی کا حصہ بن چکا ہے کہ ہاں یہ درست ہے کہ ہم آج احمدیوں سے کلمۂ توحید اور اذانوں کے سلسلہ میں وہی سلوک کر رہے ہیں جو آج سے چودہ سو سال پہلے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے غلاموں کے ساتھ اس زمانے کے مشرکین مکہ کیا کرتے تھے!" یہ عدالت کی کارروائی میں موجود ہے ریکارڈ کا حصہ ہے۔ اخبارات میں اس کے متعلق خبریں چھپی ہیں اگر میں آپ کو بتا دوں تو یہ جرم ہے یہ پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ ہے۔

پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کی ایک نئی تعریف کی جا رہی ہے یعنی پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہاں کے اخبار اگر اس کو شائع کریں تو حکومت کا محکمہ سنسر حرکت میں نہیں آتا کیونکہ ان کے نزدیک وہ پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ نہیں ہے وہ باتیں اگر وہ شائع نہ کریں تو حکومت کا متعلقہ محکمہ حرکت میں آتا ہے کہ یہ اتنی اچھی اچھی خبریں احمدیوں پر ظلم کی داستانیں تم شائع کیوں نہیں کرتے وانہیں نمایاں شاہ سرخیوں سے کیوں طبع نہیں کرتے ان کی جواب طلبی ہوتی ہے اور جو لوگ شائع کرتے ہیں ان کو پاکستان کے خزانے سے رقمیں تحفہ کے طور پر پیش کی جاتی ہیں اور وہی خبریں اگر جماعت احمدیہ باہر کی دنیا تک پہنچا دے تو یہ پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ ہے عجیب سنسر ہے کہ اپنے ملک میں نہیں غیر ملکوں میں جا کے سنسر کرنا چاہتے ہیں کبھی ایسا سنسر بھی آپ نے دیکھا تھا کہ اپنے ملک کی حدوں میں تو نہیں کیا جا رہا بلکہ اس کے برعکس رجحان کو فروغ دیا جا رہا ہے اور تمام دنیا کے آزاد ملکوں میں وہ چاہتے ہیں کہ یہ سنسر ہو اور یہ خبریں شائع نہ کی جائیں اسی سے پتہ چلتا ہے کہ اس دور میں اس

اُلٹی حکومت کی ہر بات اُلٹ

چکی ہے کوئی عقل کی بات ان میں باقی نہیں رہی۔

کس قدر کمینگی ہے حد ہو گئی ہے۔ حکومت کو یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ بے چارے غریب لوگ، نیک دل، پُرامن شہری پتہ ہی نہیں کب سے پیسے جوڑ جوڑ کر اس تمنا کے ساتھ نکلے کہ یہاں اگر ہمیں جلسہ کرنے نہیں دیتے تو باہر جا کے جلسے میں شامل ہوں یہاں اذانیں بند کی ہیں تو باہر جا کر اذانوں کی آوازیں سنیں یہاں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے پیار کے گیت نہیں گا سکتے تو وہاں جا کے یہ گیت گائیں۔ اور ان کو جبراً روکا جا رہا ہے اور بہانے تراش کے ان کو روکا جا رہا ہے۔ لیکن باہر کی دنیا میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس کے برعکس نتیجے پیدا ہو رہے ہیں اور جماعت احمدیہ پہلے سے زیادہ قوت اور شان اور عزم کے ساتھ اور ایک عظیم قوت متحرکہ کے ساتھ اس کے بالکل برعکس کارروائی کر رہی ہے یہ تو وہاں کلموں کو روک رہے ہیں اور ہم ہندوستان کو کلمے پڑھا رہے ہیں یہ وہاں اذانوں کو روک رہے ہیں اور ہم ہندوستان کے غیر اسلامی ملک میں اذانیں دلوا رہے ہیں یہ وہاں مسجدوں پر قبضہ کر رہے ہیں ہم ہندوستان کے غیر اسلامی ملک میں مسجدیں بنا رہے ہیں اور قرآن سکھا رہے ہیں اور نمازیں پڑھا رہے ہیں۔ صرف ہندوستان کی مثال نہیں ساری دنیا میں یہ واقعہ ہو رہا ہے لیکن ہندوستان کی بعض باتیں بعض حوالوں سے زیادہ سمجھ میں آجاتی ہیں کیونکہ پرانی رقابت چل رہی ہے دونوں ملکوں کی میں نے سوچا کہ شاید اسی حوالے سے ان کو سمجھ آجائے کچھ ہوش کریں کہ ہم کیا کر رہے ہیں اور یہ کیا کر رہے ہیں۔

تھاویان کے مضافات میں

بعض غیر مسلم آبادیاں ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تبلیغ پہلے سے بہت زیادہ تیز ہو چکی ہے اور وہاں کی رپورٹ کے مطابق مضافات میں نئے احمدی مستورات میں سے چھ بہ قعہ پہننے لگ گئی ہیں۔ دو سو تین بچوں نے نماز سیکھ لی ہے تیس بچے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں چھ مشن کے افراد نے قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا ہے اور چار نے قرآن کریم ناظرہ پڑھ چکے ہیں۔ پندرہ افراد اردو لکھنا پڑھنا سیکھ لینے کے بعد اب کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خود مطالعہ کرنے لگے ہیں۔ تین بچے وقف ہو کر مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں اور نو بچے تعلیم کی غرض سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ تعداد تھوڑی ہی مجھے تسلیم ہے گنتی کے چند ہیں مگر اس کے قریب لانے کی ایک ایسی حسین کوشش ہے کہ اس ملک میں جہاں بالعموم یہ تاثر ہے کہ مسلمانوں کو سختی سے دبایا جا رہا ہے وہاں اسلام کی کھیتی ہری ہو رہی ہے اگر کوئی جماعت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے

جماعت احمدیہ کی کوشش کے نتیجہ میں

وہاں ہندوؤں میں سے بھی لوگ مسلمان ہو رہے ہیں اور سکھوں میں سے بھی لوگ مسلمان ہو رہے ہیں اور مسلمان ہونے والوں کے اندر ایک عجیب روحانی تبدیلی واقعہ ہو رہی ہے ایک خط کا اقتباس میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ جب ہم اللہ کے فضل سے وہاں ہندوؤں کو مسلمان بناتے ہیں تو کس قسم کے مسلمان بنتے ہیں۔

عبد القیوم صاحب جن کا سابق نام جگدیش چندر تھا عرصہ ڈیڑھ سال سے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور اس عرصے میں بڑی محنت کے ساتھ انہوں نے اُردو بھی سیکھی اور اسلام کی تعلیم بڑے شوق اور شغف سے حاصل کی آپ ان کا خط پڑھیں تو حیرت ہوتی ہے کیسی صاف اُردو میں انہوں نے مجھے مخاطب کیا ہے اپنے ہاتھ سے یہ خط لکھ کر بھجوایا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے والدین، بیوی بچوں اور دیگر رشتہ داروں کی طرف سے انتہائی اذیت اور دُکھ اُٹھا رہا ہوں" جیسے کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا یہ تو

احمدیت کی تقدیر کا ایک لازمی حصہ

ہے ہر صداقت کے ساتھ یہ بات وابستہ ہے کہ جہاں صداقت کی روشنی پھوٹتی ہے وہاں اندھیرے لازماً یہ کوشش کرتے ہیں اُس کو دبانے کی۔ اس لئے ہندوستان میں بھی جہاں جہاں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو ترقی نصیب ہوتی ہے وہاں ایک ردّ عمل ہوتا ہے لیکن ایک فرق ہے۔ باہر کی دُنیا میں حکومتوں کی طرف سے نہیں ہوتا۔ بلکہ عوام کی طرف سے ہوتا ہے۔ ایک دُنیا ہے جہاں عوام کی طرف سے نہیں ہو رہا۔ بلکہ حکومت کی طرف سے ہو رہا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ

"ایک دفعہ چندہ وغیرہ کے لئے قادیان چھوڑ کر پیچھے لیڈر کے علاقے میں چلا گیا کہ شاید اس طرح ہی اُن کی آتشِ مخالفت ٹھنڈی پڑ جائے۔ اب جب کہ میں واپس آیا ہوں میرے سسرال والے آکر میرے بیوی اور بچوں کو مع سازو سامان کے واپس لے جا چکے ہیں۔ اور مجھے بار بار مختلف قسم کی دھمکیاں دیتے ہیں اور بار بار یہی شرط عائد کرتے ہیں کہ اسلام چھوڑ دو، احمدیوں کے پاس آنا جانا ترک کر دو ورنہ ہم تمہیں سخت سے سخت سزا دیں گے۔ اور تمہارے بیوی اور بچوں کو تا زندگی تمہارے ساتھ نہیں ملنے دیں گے۔ اسی طرح انہوں نے مجھے یہ لالچ بھی دیا کہ ہم لوگ تمہیں چالیس ہزار روپیہ خرچ کر کے تمہیں دوکان اور مکان الگ بنوا دیتے ہیں۔ تم عیش سے اپنا کاروبار کرو۔ اب تم دھکے کھا رہے ہو اور کر آٹے کی دوکان پر بیٹھتے ہو"۔ وہ لکھتے ہیں "پیارے حضور میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس کے پاک نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری زندگی جانوروں سے بدتر تھی اب خدا کی مہربانی ہے کہ اس زمانے کے سچے رشی اور گورو کی تعلیم کے نتیجے میں

میری زندگی کی کایا پلٹ گئی ہے

اور میں اپنے آپ کو صرف انسان نہیں سمجھتا بلکہ محسوس کر رہا ہوں کہ سچائی کی برکت اور اسلام کے نور سے میرے اوپر آسمان کے دروازے کھل رہے ہیں اس لئے اب اگر اسلام کی خاطر میری جان بھی چلی جائے اور یہ لوگ میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر ڈالیں تو مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے"

پس

میں پاکستان کی حکومت کو متوجہ کرتا ہوں

کہ ہندوستان میں ایک مظلوم ہندوؤں سے مسلمان ہونے والے مخلص کے جو جذبات ہیں جس طرح اسلام کے نور سے وہ منور ہوا اور جس طرح اُس کے دل میں حمد اور شکر کے جذبات پیدا ہوئے اور اسلام کو چھوڑنے کا تصور بھی اس کے لئے ممکن نہ ہو گیا اور وہ اس بات پر آمادہ ہے کہ جس طرح پہلے وہ بہت کچھ قربانی کر چکا اگر اور بھی قربانیاں اس سے مانگی گئیں تو وہ سب کچھ اسلام کی راہ میں پیش کر دے گا تو وہ کیسے پاکستان کے احمدیوں سے یہ توقع رکھتے ہیں جن کا دین آباء و اجداد سے اسلام چلا آ رہا ہے جو اسلام کے نور سے ہمیشہ سے وابستہ رہے اور اس کا زیادہ عرفان رکھتے ہیں کہ وہ اس نو مسلم سے بھی بدتر نکلیں گے۔ اور یہ نو مسلم تو اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوگا اور نعوذ باللہ من ذالک حکومتِ پاکستان کی دھمکیوں اور ظلم و ستم کے نتیجے میں وہاں احمدی دینِ اسلام کو چھوڑ چھوڑ کر ارتداد اختیار کرنا شروع کر دیں گے یہ ہرگز ممکن نہیں ہرگز ممکن نہیں اور ہرگز یہ ممکن نہیں۔

جس طرح پاکستان میں مخالفت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بکثرت لوگ احمدیت کے متعلق جستجو رکھنے لگے ہیں اور زیادہ قریب آنے لگے ہیں اسی طرح باہر کی دُنیا میں بھی مخالفت یہی اثر دکھاتی ہے۔ ہندوستان کی مخالفت کا میں نے ذکر کیا وہاں کے ایک اور

صوبہ شرقی بنگال میں موضع ہتیاری کے متعلق یہ اطلاع ملی

کہ وہاں جماعت کی اس تبلیغ کے نتیجے میں شدید مخالفت شروع ہو گئی اور گھر جلانے اور لوٹ لینے کی دھمکیاں ملیں لیکن وہاں کے حاکم نے سخت رویہ اختیار کیا اور کہا کہ ایسا نہیں کیا جائے گا۔ اور امن میں خلل پیدا کیا گیا تو قانون حرکت میں آئے گا۔ اور ہرگز غیر منصفانہ کارروائی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ یہ جب رپورٹ مجھے ملی تو فی الحقیقت میرا سر شرم سے جھک گیا کہ وہ تو ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والا ایک فرمانروا تھا ایک حکمران تھا...... اگر وہ یہ کہتا کہ ہرگز احمدیوں کو غیروں میں تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ تو کسی حد تک یہ بات قابلِ فہم تھی لیکن اسلام کی طرف منسوب ہو کر اتنا بھی نہ کر سکے جو یہ ہندو حاکم کرتا ہے اور العیاذ کہ وہ تقاضے بھی پس پشت ڈال دیئے جو ایک عام دہریہ حکمران بھی اختیار کر لیا کرتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ اللہ کا فضل اس مخالفت کے بعد آ رہا تھا چنانچہ وہاں کی جماعت نے بڑی خوشی سے یہ اطلاع دی کہ اس علاقے میں احمدیت ایک عرصے سے رُکی پڑی تھی۔ اس مخالفت کے بعد خدا کے فضل سے ستّر نئی بیعتیں ہو چکی ہیں۔ پس

خدا تعالیٰ کی تقدیر ہمیں یہ بتا رہی ہے

اور بار بار اس بات کی یاد دہانی کروا رہی ہے کہ تم نور سے وابستہ ہو کر اندھیروں سے نہیں ڈرو گے تم وہ ہو کہ اگر اندھیروں کے سینے چیرو گے تو وہاں سے خدا نور کے سوتے بہا دے گا تم وہ ہو جو چٹانوں کا سینہ چیر کر حقیقتاً دودھ کی نہریں نکال لا سکتے ہو۔ فرہاد کے متعلق تو محض یہ قصے ہیں فرضی باتیں ہیں۔ لیکن فی الحقیقت آج احمدیت کی تاریخ میں عملاً ہم یہ ہوتا دیکھ رہے ہیں کہ سنگلاخ زمین سے بھی احمدیت اسلام کے نور کی دودھیا نہریں بہا رہی ہے اور ایک جگہ نہیں دُنیا کے ہر ملک میں یہ واقعات ہو رہے ہیں اور ان میں تیزی آتی چلی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کو بہت ہی دلچسپ باتیں انشاء اللہ میں کل کی تقریر میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

بہر حال جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پاکستان کی حکومت کا یہ پروپیگنڈہ اگرچہ بہت ہی ناقابل برداشت اور نہایت تکلیف دہ اور بہتان تراشی سے پُر ہے۔ مگر میں جماعت کو مطمئن کرتا ہوں کہ اللہ کی تقدیر خود اس کے خلاف کام کر رہی ہے اور برعکس نتیجے پیدا کر رہی ہے۔ ہاں ایک

صرف ایک عیسائی پادری

ہے جو پاکستان کی آواز کو سمجھا ہے اور اس کے پیغام کو اس نے قبول کیا ہے۔ اور وہ عیسائی پادری ناروے کا ہے وہ یہ بات خوب سمجھ گیا کہ حکومتِ پاکستان کیوں مخالفت کر رہی ہے احمدیوں کی؟ وہ جانتا ہے کہ عیسائی دُنیا احمدیت کے سوا کسی اور اسلامی جماعت سے اس قدر نہیں ڈرتی جتنا احمدیت سے ڈرتی ہے۔ اور حقیقت میں عیسائیت کا مُقابلہ کرنے کی سکت اگر کسی کو ہے تو احمدیہ جماعت کو ہے۔ اس لئے وہ یہ پیغام کو سمجھا کہ حکومت پاکستان

تو ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ جب ہم ان کو غیر مسلم قرار دے رہے ہیں تو تم یہ آواز لے کر دنیا میں کیوں نہیں نکلتے اور جب یہ عیسائی سے ٹکر لیتے ہیں تو تم کیوں نہیں ان کو کہتے کہ تم تو مسلمان ہو ہی نہیں۔ اس لئے عیسائیوں سے تم کیسے مقابلہ کر سکتے ہو۔

پہلے اپنی حکومتوں سے اسلام کا ہونے کا سرٹیفیکٹ لیکر آؤ

تب ہمارے سامنے مناظرے کے لئے آؤ۔ چنانچہ ناروے کے اس بدنصیب پادری نے باقاعدہ ایک بیان شائع کروایا۔ یہ ناروے کی زبان ذرا پڑھنی مشکل ہے اس لئے میں اخبار کا نام نہیں پڑھ سکتا پادری صاحب کا نام جس میں یہ شائع ہوا۔ بہر حال یہ مشہور بیان ہے وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"احمدیت آج عیسائیت کے خلاف محاذ آرائی کر رہی ہے اسے اس کا کوئی حق نہیں کیونکہ احمدیت کو اسلام کی نمائندگی کا حق ہی حاصل نہیں۔ حکومت پاکستان سے جب تک احمدیت یہ سرٹیفکیٹ حاصل نہ کرے کہ یہ مسلمان ہیں اس وقت تک ہمیں ان سے ٹکر لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان کو نظر انداز کر دو"

لیکن ایک پیغام تو ان کو وہاں ملا اور

ایک اور پیغام خدا تعالیٰ کی تقدیر نے غانا میں اسطرح پہنچایا

کہ وہاں ویسٹرن ریجن کے ایک عیسائی پادری نے جب ان حالات کا موازنہ کیا ان واقعات سے جو اس سے پہلے عیسائیت پر اور دیگر سچی تحریکات پر گزرتے چلے آ رہے ہیں تو اس نے بڑے اخلاص کے ساتھ احمدیت کو سچا سمجھتے ہوئے قبول کیا اور قبول ہی نہیں کیا بلکہ اپنے گرجے کو خدائے واحد کی عبادت کے لئے پیش کر دیا۔ اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ایک ملک کا یہ حال ہے کہ مسجدوں پر حملے ہو رہے ہیں اور جب تک ان کے قبلے تبدیل نہ ہوں ان کو چین نہیں آتا۔ مسجدوں کو سنگسار بھی کیا جا رہا ہے۔ ان کو آگیں بھی لگائی جا رہی ہیں اور جہاں جہاں بس چلتا ہے مسمار کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں خدا کی عبادت ان کو تکلیف دیتی ہے۔ اور دنیا میں خدا کی تقدیر اس کا بدلہ اس طرح لے رہی ہے کہ خدا تعالیٰ جماعت کو بکثرت مساجد عطا کر رہا ہے۔ یہاں تک کہ گرجے بھی خود عیسائی پادری جماعت احمدیہ کو مسجد بنانے کے لئے پیش کر رہے ہیں۔

قید و بند میں جو لوگ ڈالے گئے جن کے لئے زندہ باد کے بڑے محبت بھرے، اور پیار بھرے نعرے ابھی آپ نے لگائے وہ قید میں بھی ایسے مزے لوٹتے رہتے ہیں کہ جن کا باہر والے تصور نہیں کر سکتے۔

انہوں نے سنّتِ یوسفیؑ کو وہاں زندہ کیا

اور خدا تعالیٰ کی اس تقدیر رحمت کو جاری ہوتے دیکھا جو ہزاروں سال پہلے حضرت یوسفؑ کے زنداں خانے میں جاری ہوئی تھی۔ وہ لوگ جو وہاں قید تھے ان میں ایک ہمارے مربی سلسلہ بھی تھے۔ سکھر کی بات ہے انہوں نے بتایا کہ تبلیغ ہی کے ذریعہ نہیں خوابوں کے ذریعے خدا تعالیٰ وہاں قیدیوں کو مسلمان بنا رہا ہے یعنی سچا مسلمان۔ اور بعض قیدی محض خدا تعالیٰ کی طرف سے مبشر رویاء دیکھنے کے نتیجے میں قید کے اندر احمدیت قبول کر رہے ہیں اور آٹھ بیعتیں ہو چکی ہیں اس قید خانہ میں۔ ان میں سے ایک قیدی جو اس وقت یہاں موجود ہیں۔ وہ آزاد ہو کر یہاں تشریف لا چکے ہیں انہوں نے اپنے خط میں اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ خدا کے فضل سے اب تو ایسا دل لگ گیا ہے یہاں کہ یہاں سے جانے کو دل نہیں چاہتا۔ یہ موجیں کہ تبلیغ اور پھر کامیاب تبلیغ اور پھر یہ لطف کہ

اللہ کی تقدیر آسمان سے ہماری مدد کر رہی ہے

اور رویاء دکھا دکھا کر لوگوں کو اس طرف مائل کر رہی ہے یہ باتیں باہر تو میں نے کبھی دیکھی بھی نہیں تھیں۔ جب وہ قید سے باہر تھے تو درمیانے سے احمدی تھے اچھے تھے لیکن بہر حال درمیانے سے تھے قید میں جا کے تو وہ کندن بن کے نکلے ہیں ماشاء اللہ۔

ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں مربی صاحب کہ ایک صاحب جن کا میں نام نہیں لیتا خواب کے ذریعے احمدی ہوئے پہلے شدید مخالفت کرتے تھے ان کا خاندان بھی جماعت کا سخت مخالف ہے جو دوسرے غیر از جماعت دوست ہیں ان کا خیال تھا کہ جب اس کے گھر والوں کو پتہ چلے گا تو اسے گھر میں داخل بھی نہیں ہونے دیں گے یعنی آزاد ہونے کے بعد۔ خود ان کو بھی اس بات کا فکر تھا لیکن انہوں نے کہا کہ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے شروع میں وہ کچھ تردد کرتے رہے اور گھر والوں کو اطلاع نہ دی۔ لیکن ایک دن انہوں نے فیصلہ کیا کہ بہر حال میں نے اپنے گھر کو یہ اطلاع کر دینی ہے پھر جو بھی ہو مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ خط لکھ کر ابھی رکھا ہی تھا کہ ان کے بھائی ان کو ملنے کیلئے آگئے۔ چنانچہ انہوں نے وہ خط بھی ان کے سامنے رکھا اور ان کو کہا کہ اب آپ جو چاہیں کریں میں نے تو فیصلہ کر لیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے جو مجھے روشنی دکھائی ہے

میں اس سے پیچھے نہیں ہٹوں گا میں اسے قبول کر چکا ہوں اور اس راہ میں ہر قربانی کیلئے تیار ہوں ان کے بھائی نے کہا تم نے اب قبول کی ہے احمدیت' میں تو مہینہ پہلے سے کر چکا ہوں اسے دوبارہ گلے لگایا ایک اور بھائی چارے کی محبت میں۔ وہ اسلام کا بھائی چارہ تھا وہ لطف ہی اور تھا جو دوبارہ اس کو سینے سے لگایا اور بتایا کہ میں نومبر کی گیارہ تاریخ سے احمدی ہو چکا ہوں الحمد للہ کہ تم بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اس نور کو پا گئے۔

ایک دوست ملتان جیل میں عمر قید کی سزا بھگت رہے تھے ویسے بڑے اپنے علاقے کے معزز اور طاقت ور انسان کہلاتے تھے لیکن جو شریکا چلتا ہے دشمنیاں ہوتی ہیں ان کو ایک مقدمے میں ملوث کیا گیا قتل کے مقدمے میں اور عمر قید کی سزا ملی۔ ایک دن اچانک ان کو خیال آیا کہ جماعت احمدیہ کے جو اسیر یہاں ہیں ان کی تو حالت ہی اور ہے ان کے رنگ ہی اور ہیں۔ میں دیکھوں تو سہی کہ یہ کیا کہتے ہیں اور ان کا مذہب کیا ہے فی الحقیقت؟ تو انہوں نے یہ مطالبہ کیا کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ کی کوئی تفسیر دو کیونکہ میں تفسیر کے ذریعے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اللہ والا تھا یا کوئی اور چیز تھی چنانچہ ان کو سورہ فاتحہ کی تفسیر دی گئی۔ اور ساتھ ہی ان کو انہوں نے سمجھایا کہ

اگر تم اس قید سے نجات چاہتے ہو

تو دعا کا ایک ذریعہ ہے اگر تم آزمانا چاہتے ہو تو ہمارے امام کو دعا کیلئے خط لکھو۔ اور اس کے نتیجے میں ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ فضل فرما دے۔ تفسیر سورۃ فاتحہ کا گہرا اثر ان کے دل پر تھا کہ اچانک ایک دن ایک عجیب واقعہ ہوا۔ ان کو میری طرف سے یہ خط ملا کہ میں نے آپ کے لئے دعا کی ہے اور میں اللہ کے فضل سے یہ امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مشکلیں آسان فرما دے گا۔ اور اسی دن جیل کے داروغہ نے ان کو آ کر اطلاع دی کہ آپ کی عمر قید میں دس سال کی کمی کر دی گئی ہے۔ وہ دوست لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے وہ زار و قطار رو رہا تھا اور اپنے جذبات پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔ اس نے کہا حیرت انگیز واقعہ میں نے دیکھا ہے اس کے بعد اب کوئی ہے جو مجھے احمدیت سے منحرف کر سکتا ہے۔

ایک اور واقعہ بھی میں آپ کو بتاتا ہوں جس کا پاکستان سے تعلق نہیں کیونکہ میرا ایمان ہے کہ

پاکستان کے اسیرانِ راہِ مولیٰ کی آہوں کا اثر

ضرور ہے۔ عبدالوہاب صاحب بن آدم غانا کے امیر لکھتے ہیں کہ "اسال" بن کر دی یہ نہیں تلفظ غلط ہو تو مجھے غانا والے معاف فرمائیں۔ وہاں مقیم ایک دوست لیتقولی نامی ہمارے ایک سرکردہ مبلغ کے پاس آ کر بیٹھ کر کے احمدیت میں داخل ہوئے لیتقولی اپنے علاقہ میں بوجہ انتہائی باغیانہ اور سرکش طبیعت رکھنے کے مشہور تھے۔ مار کٹائی دنگہ فساد کی وجہ سے پورے علاقے میں بدنام تھے حتیٰ کہ بارڈر کی پولیس بھی ان سے ڈرتی تھی اور شراب کے رسیا ایسے کہ علاقے میں مشہور تھا کہ کسی کا نشہ ٹوٹا ہو تو ان کا سانس سونگھ لے اس کو نشہ آ جائے گا۔ ہر وقت بدمست رہتے تھے ان کی بیعت پر وہاں تعجب ہوا۔ اور نہ صرف یہ کہ ان کی بیعت پر تعجب ہوا بلکہ اس بات پر کہ اچانک ان کی کایا پلٹ گئی۔ تمام بدیوں کی جگہ جس نے لے لی ان بدیوں کی بجائے انہوں نے ایک ایک نیکی اختیار کر لی۔ اور اتنے معزز ہو گئے کہ علاقے کے چیف اور وزیر اعلیٰ تک ان سے مشورہ لینے کے لئے جایا کرتے تھے۔ ان سے کسی

نے پوچھا کہ بتاؤ آخر یہ کیوں تبدیلی واقعہ ہوئی تو اُس نے کہا کہ واقعہ یہ ہے ۱۹۸۵ء کی بات ہے مجھے ایک دفعہ انہوں نے قیدخانے میں ڈال دیا۔ قید خانے میں مَیں نے بڑے بڑے حاجی دیکھے جو چرس سمگل کرنے کے جرم میں قید تھے۔ بڑے بڑے جبّہ پوش دیکھے جو نہایت بھیانک جرائم کے نتیجے میں قید تھے اور طرح طرح کے مجرم دیکھے مگر

سارے قید خانے میں مجھے احمدی کوئی نظر نہیں آیا

مجھے خیال آیا کہ جس کو کہتے ہیں سب سے گندی جماعت ان کا ایک آدمی بھی قید میں نہیں۔ اُس کو یہ خیال نہ آیا کہ احمدی قیدی ڈھونڈنے ہیں تو پاکستان کا سفر اختیار کرے وہاں بھی دُنیا کے نتیجے میں نہیں بلکہ خدائے واحد سے محبت رکھنے کے جرم میں قید ہوئے ہیں۔

بہرحال انہوں نے جب وہ واقعہ دیکھا تو کہتے ہیں میرے دل میں ایک کُرید سی لگ گئی کہ دیکھوں تو سہی کہ یہ کون لوگ ہیں چنانچہ جب مَیں نے باہر آکر آپ کے مُربّی سے اور دوسرے احمدیوں سے رابطہ پیدا کیا تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ عطا فرمائی اور پھر مَیں نے اس کے نتیجے میں ایک حیرت انگیز پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق پائی۔

چونکہ وہ جُرم سے توبہ کرچکے ہیں اس لئے اس کے نتیجے میں جو ناجائز گندی آمدن تھی وہ ختم ہوگئی۔ اور وہ غریب ہو گئے اور حالت یہ ہوئی ان کی کہ چندے دینے کا شوق اس وقت آیا جب پیسے نہیں تھے ایک صرف موٹر سائیکل بچا ہوا تھا۔ حاضر ہو کر وہ موٹر سائیکل پیش کر دیا کہ میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں یہ تم لے لو۔ اور اس موٹر سائیکل کے ذریعے اس سارے علاقے میں تبلیغ کرو۔

آخر پر میں

حکومت پاکستان کے شکریے کا ایک اعلان

کرنا چاہتا ہوں یہ بڑا دلچسپ شکریہ ہے اور اس شکریے میں ہم سب شامل ہیں۔ غانا کے اُمورِ داخلہ کے نگرانِ اعلیٰ جو غانا حکومت کے اساسی رُکن ہیں یعنی الحاج ادریس مُحامہ شاید ۱۹۸۵ء کے جلسہ سالانہ میں ...... تشریف لائے اور اس جلسے میں احمدیت کے جلسے میں انہوں نے تقریر کی۔ اس تقریر میں انہوں نے

ایک نہایت ہی دلچسپ واقعہ

بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ گذشتہ دِنوں پاکستانی سفیر مسٹر ایس۔ کے جان صاحب جب اپنے مشن کی تکمیل کے بعد واپس پاکستان تشریف لے جا رہی تھیں تو غانا کے صدر مملکت نے اُن کو فون پر یہ پیغام دیا کہ آپ نے یہاں قیام کے دوران بڑا اچھا نمونہ دکھایا ہے مَیں چاہتا ہوں کہ . . . کی الوداعی تقریب میں مَیں بھی شامل ہوں مَیں خود حاضر ہوں شکریہ ادا کرنے کے لئے۔

چنانچہ وہ خود وہاں تشریف لے گئے اور ساتھ یہ الحاج ادریس مُحامہ صاحب کو بھی لے گئے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے جو شکریہ ادا کیا وہ یہ تھا کہ اے سفیر پاکستان! احمدیہ مشن ملک کی گراں قدر خدمات سرانجام دے رہا ہے اس لئے مَیں نے ضروری سمجھا کہ میری حکومت آپ کا شکریہ ادا کرے۔ مُحامہ صاحب بتاتے ہیں ...... کہ جب مَیں نے یہ سُنا تو میری ہنسی نکل گئی اور صدر مملکت نے میری طرف مُڑ کے پوچھا کہ تم ہنسے کیوں ہو مَیں نے کیا کہا ہے جو تمہیں ہنسی آگئی۔ اس پر مَیں نے ان کو صرف اتنا کہا کہ آپ حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کر رہے ہیں جبکہ حالت یہ ہے کہ دُنیا میں جماعت احمدیہ وہ واحد جماعت ہے جسے کسی مُلک سے کبھی کسی قسم کی اعانت نہیں ملتی اور کوئی مالی مدد کسی حکومت سے حاصل نہیں ہوتی جو کچھ بھی اس مشن کی مساعی ہیں وہ سب کی سب جماعت احمدیہ کے افراد کی انفرادی اور اجتماعی قربانیوں اور باہمی تعاون کے نتیجہ میں ہیں۔

پس جہاں تک شکریے کا تعلق ہے مَیں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت پاکستان نہیں تو

پاکستان کے عوام لازماً تمام دُنیا کے شکریے کے مستحق ضرور ہیں

کیونکہ یہ پاکستان ہی سے لوگ نکلے ہیں جو اوّل ہندوستان کے تھے بعد میں اکثریت پاکستان میں آگئی۔ پاکستان ہی سے نکلے ہیں جو دُنیا کے کونے کونے میں امن اور پیار اور محبت اور صلح و آشتی کا پیغام لے کے گئے اور دُنیا کے کونے کونے میں ہر قسم کے رنگ و ملّت کے لوگوں کی خدمات کیں۔ اور اسلام کو ایک نہایت حسین رنگ میں اُن کے سامنے پیش کیا اس لئے حکومت جو چاہے کرے

من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ

اگر تمام دُنیا کی عالمی احمدیہ جماعت پاکستان کے عوام اور اس وطن کی شکرگذار نہیں ہوگی تو وہ خدا کا بھی شکر ادا کرنے والی نہیں ہوگی۔ اس لئے مَیں آخر پر

دُعاؤں کی تحریک

کرتے ہوئے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر لِلّٰہ اِس قوم کے لئے دُعا کریں گے محض لِلّٰہ محض حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی حسین تعلیم کے نتیجے میں اُن کا شکریہ ادا کریں گے اور ان کے لئے نیک خواہشات چاہیں گے تو اس کا بھی خدا آپ کو اجر عطا فرمائے گا۔ اس قوم کی مدد اس سے بہتر اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ ہم دُعاؤں میں ان کی آہوں کے ساتھ اپنی دُعائیں شامل کر دیں کہ اللہ ان کو ظلم اور بربریت سے نجات بخشے اور ایسی حکومت سے نجات بخشے جو تمام دُنیا میں اِسلام کی نہایت بھیانک تصویر کھینچنے پہ کمربستہ ہو چکی ہے اور انتہائی بدنامی کا موجب بن رہی ہے۔

ہمارے پاس ہم درویش لوگ ہیں دُعائیں ہی ہیں پس دُعائیں کریں احمدیت کے مستقبل کے لئے دُعائیں کریں ان احمدیوں کے لئے دُعائیں کریں جو ظلموں کا نشانہ بنائے گئے۔ ان ظالموں کو دُعائیں دیں کہ خدا ان کو ظلم سے ہاتھ روکنے کی توفیق بخشے جو احمدیوں کو ظلم کا نشانہ بنا رہے ہیں دُنیا کے تمام عوام جو کسی نہ کسی رنگ میں ظلم کی چکّی میں پیسے جا رہے ہیں اُن سب کے لئے دُعائیں کریں۔ آج شرفِ انسانی کا علَم آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آج آپ نے ثابت کر دیا ہے کہ انسانی ضمیر کی آزادی کا علَم ہر لحظہ ہر صورت میں آپ بلند کئے رکھیں گے۔ اس لئے یہ محض دُنیا کے دکھاوے کی بات نہیں ہے اگر فی الحقیقت اس علَم کو بلند اور تابندہ کرنا ہے اور تمام دُنیا میں فتح مند کرنا ہے تو دُعاؤں سے خدا سے مدد مانگیں۔ اور گریہ و زاری سے خدا سے مدد مانگیں اور دُعا کریں کہ آج احمدیت کو اللہ تعالیٰ یہ توفیق بخشے کہ

تمام دُنیا کے مظلوموں کی مدد

کرے تمام دُنیا کے مظلوموں کی امداد کا باعث بنے۔ اور تمام دُنیا کو اسلام کی دُوری کے ظلم سے نجات بخشنے میں ممد و معاون ثابت ہو اللہ ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے۔ آنے والوں کے خلوص کو بھی قبول فرمائے۔ اور پیچھے رہنے والوں کی حسرتوں کو بھی قبول فرمائے اس مُلک کے یعنی انگلستان کے باشندوں کی خدمتوں کو بھی قبول فرمائے اور ان کو بہترین جزا دے جنہوں نے اسلام آباد میں آپ کے آنے کے لئے بڑی محنت کی ہے بڑے لمبا عرصے تک بہت ہی پیار اور محبت سے بڑوں نے اور چھوٹوں نے جوانوں نے اور بچوں نے بھی عورتوں نے بھی اور مردوں نے سب نے یکساں بے پناہ خلوص اور محبت کے ساتھ خدمت کے ایسے نمونے دکھائے ہیں کہ دوسرے ترقی یافتہ مُلک کے لوگ بھی تصور نہیں کر سکتے کہ دُنیا میں کوئی قوم اتنی عظیم الشان بھی ہو سکتی ہے کہ ایک مقصد کی خاطر بغیر کسی دباؤ اور بغیر کسی لالچ کے اتنی عظیم الشان خدمت سرانجام دے سکتی ہے۔

چنانچہ ابھی کچھ ہی عرصہ پہلے۔ یہاں ٹاؤن لا آنرز ایسوسی ایشنز کا ایک اجلاس ہوا۔ اور اس اجلاس میں مختلف پُرانے طلباء جو یہاں ...... ہائی سکول کہلاتا تھا۔ اب بڑے بڑے عہدوں میں مختلف کاموں میں وہ مصروف ہو چکے ہیں وہ شوق سے تشریف لائے تاکہ اپنے پُرانے سکول کو دیکھیں۔ یہاں کی جب انہوں نے حالت دیکھی تو ان کا عمل دیکھا کس طرح پیار اور محبت سے لوگ خدمت کر رہے ہیں تو انہوں نے اپنی تقریر میں کہا ان کی طرف سے نمائندہ نے کہ مَیں سچ کہتا ہوں کہ

جو کام آپ نے کر کے دکھایا ہے

ہماری حکومت کے نمائندے بھی اگر چاہتے تو اس طرح نہیں کرکے دکھا سکتے تھے۔

پس ان کے لئے بھی دُعا کریں اور یہ سارے تمام دِن حمد و ثنا میں گذاریں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار کے گیت گائیں اور خدا کا شکر ادا کریں کہ جس طرح مخالفت کی موج تھی تھی اب آپ کو دبانے کے لئے اس سے سینکڑوں گنا قوت کے ساتھ اللہ کی تقدیر آپ کو اُبھار رہی ہے اور ہمیشہ اُبھارتی رہے گی۔ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

منقولات

تحریر:- ارشد مقصود ملک

قادیانیوں کا کس طرح تعاقب کیا جائے؟

ایک صدی سے مسلط قادیانی فتنے کو ختم کرنے کی متعدد کوششیں کی گئیں - ارضِ پاکستان میں خون بہا، جیلیں آباد ہوئیں، گھر جلے، نفرتوں کی آہنی دیواریں وجود میں آئیں- مگر یہ فتنہ جوں کا توں بلکہ پہلے سے زیادہ مہیب صورت میں موجود ہے۔ ایک غیر جانبدار مبصر ہونے کے ناطے میں نے بہروں اس کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اور بعض حالات میں مجھے گھر کے بھیدی کی حیثیت حاصل ہے۔ اور ایک قادیانی کی معرفت اُن کے امام کے خطبات جمعہ کے کیمٹ سننے کا بھی موقعہ ملا ہے- اس لئے میں آج کی اس فرصت میں چند ایک حقائق پیش کرنا چاہوں گا اور ساتھ ہی میرے نزدیک اس مسئلہ کا جو ممکن حل ہے وہ بھی پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

سب سے پہلے تو کھلے دل کے ساتھ ہمیں اس بات کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ قادیانی لوگ نہ صرف یہ کہ دین کا ٹھوس علم خود سیکھتے ہیں بلکہ اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی تنظیم کے تحت یہ علم سکھاتے ہیں- سخت محنت، جانی و مالی قربانی ان لوگوں کی عادت ثانیہ بن گئی ہے۔ اخلاقی معیار سے متأثر کرنا ان کا شعار ہے- اس جماعت کا ہر ممبر اپنے عقائد کی خاموشی کے ساتھ تبلیغ کرتا ہے- جو ان کے اخلاقی حُسن کی وجہ سے دلوں میں گھر کر لیتی ہے- ان کا تبلیغی گراف دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا چلا جارہا ہے ان کی تحریک، اب ڈھکی چھپی نہیں رہی ہر گلی اور ہر محلے میں ایک دو گھر ان کے ضرور ایسے ہوں گے جو عام طور پر قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے اور سکھانے کے لئے مشہور ہیں- ان کے پابندی سے اجتماعات ہوتے ہیں جہاں دین اور اپنے فرقے کی تعلیم کو اولیت دی جاتی ہے۔ اپنے سادہ طرز زندگی اور متشرع شکل و صورت کی وجہ سے بھی ہر جگہ جلد مقبول ہو جاتے ہیں- بیرون ملک خاص طور پر افریقہ میں انہیں حیرت انگیز ترقی مل رہی ہے- یہ وہ تلخ اور تُرش حقائق ہیں جن سے ہم اپنی آنکھیں بند کر کے ان کی نفی نہیں کر سکتے- ۱۹۸۳ء، ۱۹۸۴ء اور ۱۹۸۵ء میں اب تک، جو کوششیں ہوئیں اُن کا نتیجہ ایک ایسے آرڈیننس کی صورت میں نکلا جس کو ان لوگوں نے دل سے تسلیم ہی نہیں کیا-

مجھے معذرت کے ساتھ یہ کہنے دیجئے کہ ہمارے علماء کرام نے اس فتنے کا سائنٹیفک طرز پر مقابلہ کرنے کی بجائے گالی گلوچ، سب و ستم اور الزام تراشی قسم کے حربے استعمال کئے- جن کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ قادیانی کلمہ طیبہ کا بیج لگانے یا لکھنے کے الزام میں جیل خانوں میں ڈالی دیئے گئے- بیسیوں کو زخمی کر دیا گیا، درجن کے قریب قادیانیوں کو قتل کر دیا گیا- یہ امر بجائے خود دعوتی کی پکڑ کا موجب بن سکتا ہے کیونکہ وہ کلمہ پڑھ کر خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگ کر مزید مضبوط و مستحکم ہو رہے ہیں اور اس پر مزید ستم یہ ہے کہ ان کے اکابرین ان کو یہ سبق دے رہے ہیں کہ یہ بالکل اسی قسم کی قربانیاں ہیں جو کفار کے مقابلے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو دینی پڑی تھیں- اس طرح اس ساری جد و جہد کا کا نتیجہ صفر کی شکل میں سامنے آرہا ہے- وہ اس طرح کہ ابھی تک قادیانیوں کی طرف سے اس آرڈیننس کو دل سے قبول نہیں کیا گیا- یہ پہلے کی طرح بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر پُر سکون اور مطمئن ہیں- گویا ان کو کچھ ہوا ہی نہیں- گو ان کی عبادت گاہوں سے اذانوں کی آوازیں بلند ہونی بند ہو گئی ہیں لیکن ان کی مسجدیں پہلے سے زیادہ پُر رونق ہو گئی ہیں- ان لوگوں کا کلمہ طیبہ سے پیار کا اظہار اتنا بڑھ گیا ہے کہ اب اگر کوئی مسلمان ان کے کلمے پر ہاتھ اُٹھائے بھی تو ایک انجانا سا خوف محسوس ہونے لگتا ہے- یہ پہلے سے کہیں زیادہ آزادی سے اپنے عقائد کی تبلیغ میں مصروف ہیں اور سُنا گیا ہے کہ لندن میں ایک جابر قسم کا پریس لگا کر دھڑا دھڑ اپنے سلسلے کی کتب شائع کر رہے ہیں۔

یہ سب حقائق اشتعال انگیزی پیدا کرنے کے لئے نہیں بلکہ ٹھنڈے دل سے سوچنے اور غور و فکر کرنے کے لئے لکھے گئے ہیں- میرے ناقص خیال میں اس فتنے پر نتیجہ خیز اور کاری ضرب لگانے کے لئے اگر مندرجہ ذیل اقدامات بروئے کار لائے جائیں تو یقیناً نتائج مثبت پیدا ہونے کی توقع ہے۔

(اوّل) :- ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کے اندر ان کے تیسرے امام خلیفہ ناصر احمد سے جو سوال و جواب ہوئے تھے انہیں بلا کم و کاست شائع کر دیا جائے تاکہ اس فتنے کی حقیقت حال لوگوں پر روشن ہو سکے۔

(دوم) :- اس وقت پاکستان میں جتنے معتبر اور مؤثر قومی اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں وہ اپنے ایک دو کالم صرف اس فتنہ کے لئے وقف کریں جس میں دونوں فریقوں کے دلائل کی بحث ہو تاکہ عوام کے سامنے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ اور عوام الناس فریقین کے دلائل پڑھ کر اس کے حسن و قبح کے متعلق خود اپنی ایک رائے قائم کر سکیں۔

سوم :- ریڈیو اور ٹی وی پر دونوں فریقوں کو مساوی وقت دیا جائے اور انہیں آمنے سامنے بٹھا کر سوال و جواب کا موقعہ دیا جائے۔ اس طرح قادیانیوں کے بودے اور کمزور دلائل کی قلعی کھل جائے گی جن کا وہ بڑا ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں۔

یاد رکھیں قرآنی طریق بھی ھَاتُوا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ کا ہی ہے- جس میں دلائل و براہین سے بحث کر کے حسن و قبح کی وضاحت کا طریق بتایا گیا ہے۔ وطن عزیز کی سرحدوں پر کشیدگی کے بادل منڈلا رہے ہیں- پاکستان کے وجود اور اس کی سالمیت کو شدید خطرات درپیش ہیں- اس صورت میں حب الوطنی یہی ہو گی کہ ملک و قوم میں گاہے گاہے لگا ہے اس فتنہ کی آگ بھڑکانے کی بجائے اسے ایک ہی دفعہ پوری قوت اور طاقت سے حل کیا جائے- یعنی حکمت اور موعظۂ حسنہ، پیار اور محبت کے ساتھ قادیانیوں کو اپنے قریب لایا جائے- نفرت، گھیراؤ، جلاؤ اور مارو کے فرسودہ حربوں پر عمل کر کے دیکھ لیا ہے کہ اس سے ان کا کچھ نہیں بگڑا- اس کے برعکس اوّل یہ ہے کہ امن و امان کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے اور حکومت درمیان میں آ جاتی ہے- کیونکہ اسے بہرحال اپنی حاکمیت کا تقدس بحال رکھنا ہوتا ہے- دوم اس سے قادیانیوں کو ہر طرف کی ہمدردیاں حاصل ہو جاتی ہیں- اور سوم دنیا ان کو مظلوم سمجھنے لگ جاتی ہے- اور اس طرح سارا کریڈٹ قادیانی لے جاتے ہیں- اس لئے مار دھاڑ والی پالیسی پُرانی اور از کار رفتہ ہو چکی ہے- اب اس کو متروک قرار دے کر قرآنی پالیسی پر عمل کرنا چاہیئے- کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ اس کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلے۔

مجھے اُمید ہے کہ جس دل سوزی اور ہمدردی کے ساتھ میں نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا ہے اسی جذبے سے اہل وطن اور بالخصوص علمائے دین متین ان گزارشات پر غور فرمائیں گے- اللہ تعالیٰ ہمارے وطن عزیز کو ہر قسم کے فتنوں کے صدمات اور آفات سے محفوظ فرمائے- (آمین)

(بشکریہ روزنامہ سنگ میل ملتان ۱۳ر جنوری ۱۹۸۶ء)

درخواستِ دُعا خاکسار کی بچی (عمر ۱۱ ماہ) بعارضہ "اینیمیا" (جس میں جگر اور معدہ کام نہیں کرتا اور خون کی کمی ہو جاتی ہے) بیمار ہے- عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے قارئین سے درخواست دُعا ہے۔

خاکسار- عبدالحمید خلیق دارالضیافت ربوہ

جماعتہائے احمدیہ امریکہ کا ۳۸ واں کامیاب جلسہ سالانہ بقیہ صفحہ اوّل

محنت کے ساتھ سارے انتظام کو بر وقت مکمل کر دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

پہلا دن — ۲۷ جون

پروگرام کے مطابق مورخہ ۲۷ جون ۸۶ء بوقت بارہ بجے دوپہر رجسٹریشن شروع ہوئی اور مہمانوں کو اُن کی قیام گاہوں اور کنونیشن کے بارہ میں متعلقہ ناظمین معلومات مہیا کرنے میں مصروف تھے۔ نماز جمعہ تک ایک ہزار سے زائد مرد اور خواتین نماز کے لئے پہنچ چکے تھے۔ جبکہ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ ہنوز بسوں، ویگنوں اور کاروں کے ذریعہ جاری تھا۔ خطبہ جمعہ میں جناب امیر صاحب نے احباب جماعت کو جلسہ سالانہ پر حاضر ہونے کے سلسلہ میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور جلسہ کے دوران باہمی محبت کا ماحول اسلامی تعلیمات کی روشنی میں قائم کرنے کی بطور خاص تلقین فرمائی۔

ذیلی تنظیموں کے اجلاسات

شام ساڑھے سات بجے نیشنل مجالس خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ امریکہ کے اجلاس الگ الگ شروع ہوئے۔ جن کی صدارت ذیلی تنظیموں کے نیشنل عہدیداران نے کی۔ مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر ملک نے فرمائی۔ اور تمام حاضر خدام کو کنونیشن سے واپس جا کر منظم طریق سے تبلیغ کی طرف توجہ دینے اور زیر تبلیغ افراد کے لئے کثرت سے دُعا کرنے کی تحریک کی۔ اس کے بعد پونے نو بجے رات مغرب و عشاء کی نمازیں ادا ہوئیں اور احمدیہ پروفیشنل ایسوسی ایشن کے اجلاسات شروع ہو گئے۔

دوسرا دن — ۲۸ جون

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے نماز فجر پڑھائی اور درس قرآن مجید دیا۔ جس میں آپ نے احباب جماعت کو قرآن کریم کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ، وقت کی قربانی اور جذبات کی قربانی کی طرف نہایت پیارے انداز میں متوجہ کیا۔ بعدہٗ خاکسار نے درس حدیث دیا جس میں احباب کو داعی الی اللہ بننے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ اجلاس سوا نو بجے شروع ہوا۔ اجلاس کی صدارت محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم محترم انعام الحق کوثر صاحب مبلغ سلسلہ نیویارک نے کی۔ بعدہٗ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خصوصی پیغام پڑھ کر سُنایا۔ جو اس جلسہ کے لئے حضور اقدس نے ازراہِ شفقت ارسال فرمایا تھا۔ اس پیغام میں پیارے آقا نے جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کو نماز باجماعت کا اہتمام کرنے اور بطور شہید کے اپنے اپنے حلقہ یا گھرانے کی نگرانی کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے جملہ جماعتوں کے ساتھ وابستہ احباب کی عموماً اور دور دراز علاقوں میں اِکا دُکا بسنے والے احباب جماعت کی خصوصی تربیت کا اہتمام کرنے کا ارشاد فرمایا اور جماعت کو اپنی ساری استعدادوں کو تبلیغ کے کام میں لگا دینے کی ہدایت فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ کے اس روح پرور پیغام کا انگریزی ترجمہ مکرم برادرم مظفر احمد صاحب ظفر نیشنل پریذیڈنٹ نے پڑھ کر سُنایا۔ مکرم مبشر احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت ہائے امریکہ نے حضور کے اس پیغام کا ترجمہ کنونیشن سے قبل ہی تیار کر دیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور احباب کو ان ایام سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی تلقین فرمائی۔ بعدہٗ مکرم ظفر احمد صاحب سرور مبلغ سلسلہ نے نہایت منظم شکل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام نونہالی الحانی کے ساتھ پڑھ کر سُنایا۔ جلاس کی ساری کارروائی انگریزی زبان میں تھی۔ تلاوت قرآن اور نظموں کے انگریزی ترجمے بھی ساتھ ساتھ سُنانے کا انتظام تھا۔ تاکہ ہمارے انگریزی خواں بھائی بھی سیدنا حضرت مسیح موعود اور مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے منظوم کلام سے لطف اُٹھا سکیں۔

محترم امیر صاحب کے افتتاحی خطاب کے بعد اجلاس کی صدارت مکرم برادرم مظفر احمد صاحب ظفر نیشنل پریذیڈنٹ نے فرمائی اور پھر اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب آف کلیولینڈ کی تھی۔ جو انہوں نے "اللہ ہمارا زندہ رب" کے موضوع پر کی۔ آپ نے ہستی باری تعالیٰ کے حق میں نہایت مدلل حقائق پیش کئے۔ دوسری تقریر مکرم برادرم حنیف صاحب "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور داعی الی اللہ" کے موضوع پر کی۔ موصوف نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بطور داعی الی اللہ لگن کا ذکر کر کے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی سکیم کے تحت اپنے اس بنیادی فریضہ کو پورا کرنے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔

کنونیشن کی تیسری تقریر صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی تھی۔ آپ کا موضوع "دورِ آزمائش — چیلنج اور اس کی برکات" تھا۔ محترم موصوف نے جماعت احمدیہ کی تاریخ اور الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں واضح کیا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جس قدر آزمائش کے دور دیکھے ہیں، اُن کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے جماعت کو ہمیشہ ہی بے بہا برکات اور فیوض سے بہرہ ور کیا ہے۔ اور یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے بعد خلفائے عظام کے زمانہ میں بھی جاری و ساری رکھا ہے۔

اجلاس کی آخری تقریر مکرم مبشر احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ امریکہ نے کی۔ جس کا موضوع AHMADIYYAT COMMUNITY AND CONTEMPORARY ISLAM تھا۔ جس میں انہوں نے حکومت پاکستان کی جانب سے اقوام متحدہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف پیش کردہ یادداشت کا مسکت اور مدلل جواب دیا۔ آپ نے تاریخی اور دستاویزی ثبوت پیش کر کے ثابت کیا کہ حکومت پاکستان اور پاکستانی علماء کے الزامات نہ صرف بے بنیاد ہیں بلکہ سراسر جھوٹ اور افتراء اور کھلی کھلی کذب بیانی پر مشتمل ہیں۔ اور اس یادداشت کی اندرونی اور بیرونی شہادتیں خود اس کے خلاف ہیں۔

دوسرا اجلاس کھانے اور نماز ظہر و عصر کے فوراً بعد ٹھیک اڑھائی بجے مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔

اس موقعہ پر پروگرام کے مطابق لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ نے اپنے اپنے الگ پروگرام مرتب کر رکھے تھے۔ لہٰذا جونہی مردوں کا اجلاس شروع ہوا۔ لجنہ اور ناصرات کے اجلاسات الگ جگہوں پر محترمہ سلمیٰ غنی صاحبہ نیشنل پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ امریکہ کے زیر صدارت شروع ہو گئے۔ ادھر مردوں کے اجلاس میں کارروائی مکرم ظفر سرور صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ مکرم طاہر احمد صاحب کھوکھر آف نیویارک نے نظم نونہالی الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اجلاس کی پہلی تقریر محترم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نے "ISLAM AND HUMAN RIGHTS" کے موضوع پر نہایت مدلل رنگ میں کی۔ جس میں دُنیا کے تمام مذاہب پر اسلام کے انسانی حقوق کے مسئلہ میں برتری اور فوقیت ثابت کرتے ہوئے حکومت پاکستان کی طرف سے اسلام کے نام نہاد اسلام کی آڑ میں قرآن کریم کے پیش کردہ حقیقی اسلام کو بدنام کرنے کی ناپاک سازش کی پُر زور مذمت کی۔

دوسری تقریر مکرم محمد یار دین علیمی صاحب آف واشنگٹن ڈی سی نے "اسلامی جہاد" کے موضوع پر کی۔ جس میں آپ نے حقیقی معنوں میں جہاد کے معنی اور اقسام بیان کر کے جہاد کی اصل روح بیان فرمائی۔ اور اس تعلق سے مسلمانوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔

تیسری تقریر مکرم برادرم رشید احمد صاحب جو سینٹ لوئیس کے ایک امریکن نژاد یورپین احمدی ہیں نے

"گناہ سے نجات" کے موضوع پر کی۔ اور بتایا کہ گناہ سے بچنے کے لئے توبہ استغفار اور اسلام کے بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ اسلام کے علاوہ باقی تمام طریق کارگر ثابت نہیں ہوتے جو انسان کو گناہ سے بچا سکیں۔

اجلاس کی آخری تقریر مکرم برادر الحاج مظفر احمد صاحب ظفر نیشنل پریذیڈنٹ یو۔ ایس۔ اے کی تھی۔ جس کا موضوع تھا "احمدیت لوگوں کو کیا پیش کرتی ہے"۔ موصوف نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خوبیاں گن گن کر بیان کیں۔ جن کے نتیجہ میں سینکڑوں روحوں نے مغرب کے بد اثرات سے اپنے آپ کو بچا کر خدا تعالےٰ کے قدموں میں ڈال دیا ہے۔ آپ کی تقریر میں موجودہ زمانہ کے بد اثرات کے مقابلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ حقیقی اسلام کی احیائے نو کے نتیجہ میں سعید روحوں میں جو حیرت انگیز تبدیلیاں ہوئی ہیں ان کا تذکرہ بھی شامل تھا۔

آخر میں صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے چند ریمارکس دیئے اور دعا کے ساتھ پانچ بجے شام دوسرے دن کا دوسرا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرے دن کا تیسرا اجلاس ساڑھے سات بجے شروع ہوا۔ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مظفر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ یہ اجلاس ایک مجلس مذاکرہ تھی۔ جس میں یہ موضوع مقرر تھا۔ CULTURAL MIX IN ISLAM یعنی اسلام میں مختلف معاشروں کا خوبصورت ملاپ۔ مجلس مذاکرہ میں ایک پینل بنا دیا گیا تھا۔ جس میں مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب، مکرم رشید احمد صاحب سلوا کی۔ مکرم منور احمد صاحب سعید۔ مکرم طارق شریف صاحب اور مکرم نور الدین الحدیث صاحب نے حصہ لیا۔ اور سامعین کے سوالات کو مدنظر رکھتے ہوئے شرکاء پینل نے بتایا کہ اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ جس میں ہر کوئی اپنے اپنے خاندانی قبائلی اور ملکی CULTURE کے ساتھ شامل ہو سکتا ہے۔ اور اسلام مختلف ملکوں اور علاقوں کے CULTURE کو زبان، لباس، طرز زندگی کے لحاظ سے ممنوع قرار نہیں دیتا۔ بشرطیکہ کوئی ایسی بات نہ ہو جو اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہو۔ یہ اجلاس خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ حاضرین نے دل کھول کر داد دی اور پسند کیا۔

بعدہ نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئیں۔ اور پونے نو بجے دوسرے دن کے تیسرے اجلاس کا آخری حصہ شروع ہوا۔ جس میں محترم سید محمود احمد صاحب ناصر امیر و مبلغ انچارج سپین کی قیادت میں مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب آف نیو جرسی۔ مکرم برادر عابد حنیف صاحب آف بوسٹن۔ مکرم برادر رشید احمد صاحب سلوا کی نے سامعین کے سوالوں کے جواب دیئے۔

یہ مجلس بہت عمدہ رہی۔ اور ہر موضوع پر سوالات کے مدلل جواب پینل نے پیش کئے۔ رات گیارہ بجے تک مجلس سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔

آخری یوم ۔ مورخہ ۲۹؍ جون

جلسہ سالانہ امریکہ کے آخری یوم کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم برادرم عابد حنیف صاحب آف بوسٹن نے پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم انعام الحق کوثر صاحب نے درس قرآن اور مکرم شیخ نصیر الدین صاحب نے درس حدیث دیا۔

محترم شیخ مبارک احمد صاحب کی صدارت میں سوا نو بجے صبح جارج ٹاؤن یونیورسٹی کے GASTON ہال میں آخری اجلاس کا آغاز مکرم حافظ ناصر احمد صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب آف نیو یارک کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم حمید احمد صاحب بھٹی آف ہیرس برگ نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اجلاس کی کارروائی کے دوران مکرم امیر صاحب کے ایک طرف برادر مظفر احمد صاحب ظفر نیشنل پریذیڈنٹ اور محترم میاں عبد الرحیم صاحب سابق وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ اور دوسری طرف مکرم برادر فضل احمد صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ امریکہ اور مکرم بشیر افضل صاحب آف نیو جرسی تشریف فرما تھے۔ نظم کے بعد مکرم الحاج ذوالوقار یعقوب صاحب آف شکاگو نے نہایت عمدہ رنگ میں اسلام اور مغربیت کے موضوع پر نہایت عمدہ تقریر کی۔ جس میں مغربی ممالک میں اور خاص طور پر امریکی سوسائٹی میں پائے جانے والی بد رسومات اور اخلاقی پستی کی وجوہ بیان کیں۔ اور ان کا حل اسلام سے پیش کیا۔

اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب قاضی نے "دعا کا اعجاز" کے موضوع پر کی۔ جس میں انہوں نے قرآن کریم اور احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں دعا کی تاثیر کے بارہ میں جامع روشنی ڈالی۔

تیسری تقریر مکرم عبد الرب انور خان صاحب آف لاس اینجلس کی تھی۔ مکرم انور صاحب محترم مولانا عبد المالک خان صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا۔ "مسلم معاشرتی زندگی" مکرم انور خان صاحب نے اپنی تقریر میں اسلام اور مغربی معاشرہ کا موازنہ پیش کیا۔ اور اعداد و شمار سے ثابت کیا کہ اسلام کے بیان کردہ اصولوں کو نہ اپنا کر مغربی اور امریکی معاشرہ کس طرح اخلاقی اور روحانی گمراہیوں میں پھنستا جا رہا ہے۔ یہ تقریر بہت پسند کی گئی۔ مکرم انور صاحب کی تقریر سے قبل مکرم ملک مبارک احمد صاحب آف واشنگٹن ڈی سی نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی نظم جو

"دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو"

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اگلی تقریر مکرم ڈاکٹر سید محمد یوسف صاحب آف کینیڈا کی تھی۔ موصوف نے نہایت جامع رنگ میں "MUSLIM CONTRIBUTIONS TO SCIENCE" کے موضوع پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اگر دیکھا جائے تو سائنس کا کوئی میدان ایسا نہیں جس میں مسلمانوں کا کردار نظر نہ آتا ہو۔ بلکہ گذشتہ صدیوں میں سائنس کے میدان میں مسلمان لیڈرز نظر آتے ہیں۔ موصوف نے پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا اپنی تقریر میں خاص طور پر ذکر کیا۔ اور آپ کی خدمات کی بھرپور تعریف کی۔ اس کے بعد محترم ظفر سرور صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی۔

آخر میں محترم امیر و مبلغ انچارج شیخ مبارک احمد صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے حضور کے تازہ پیغام کا حوالہ دیتے ہوئے جملہ عہدیداران کارکنان اور افراد جماعت کو فوری طور پر لبیک کہنے کی تحریک کی۔ اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ امریکہ اس بات کا تہیہ کر کے یہاں سے جائے کہ حضور انور کے ارشادات کو لفظ بہ لفظ پورا کریں گے۔

محترم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں ایک اہم اعلان یہ فرمایا کہ مستقل بنیادوں پر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جس کے سربراہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ہونگے۔ اس کمیٹی کے دو حصے ہونگے ایک حصہ مستقل طور پر تبلیغی سکیمیں تیار کرے گا اور پروگرام بنائے گا۔ اور دوسرا حصہ تربیتی سکیمیں تیار کرے گا۔ اور پروگرام بنائے گا اور پھر دونوں سب کمیٹیوں کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا کرے گا۔ یہ تبلیغی اور تربیتی کمیٹی ان سب پر غور کرنے کے بعد تجاویز مجلس عاملہ میں پیش کرے گی۔ اور پھر ان پر باقاعدہ طور پر عمل ہوا کرے گا۔ اور ساتھ ساتھ جائزہ بھی لینا اس کمیٹی کا کام ہو گا کہ کیا کیا کام ہوا ہے اور کیا باقی ہے۔

حضور انور کے اس ارشاد کے بارہ میں خاص توجہ دینے کی تحریک کی کہ وہ خاندان یا گھرانے جو امریکہ کے دور دراز علاقوں میں بستے ہیں اور جماعتوں کے ساتھ ان کا رابطہ نہیں رہتا ان کی تربیت اور تعلیم اور رابطہ کے لئے وقف عارضی کے طور پر احباب اپنے آپ کو ہفتہ دو ہفتے یا جس قدر کسی کے پاس وقت ہے اپنے آپ کو پیش کریں محترم امیر صاحب نے احباب اور خواتین سے درخواست کی کہ آج کنونشن چھوڑنے سے قبل اپنے اپنے نام دے کر جائیں کہ کس قدر اور کب آپ وقف عارضی کے لئے وقت دے سکتے ہیں۔

محترم امیر صاحب نے احباب جماعت امریکہ کو تحریک کی کہ اپنے بچے زندگی وقف کے لئے پیش کریں اور ہر جماعت ان کی قابلیت کو دیکھنے کے بعد ان کی مذہبی تعلیم کے لئے انتظام کرے گی تاکہ انہیں آئندہ بطور مشنری لگایا جا سکے۔

محترم امیر صاحب نے ایک اہم پہلو کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا

کہ آئندہ ہر احمدی اس بات کا اہتمام کرے کہ اس کے گھر میں کم از کم ایک نماز یا اس سے زائد باجماعت نماز ضرور ہو۔

محترم امیر صاحب نے احباب کو مطلع فرمایا کہ نیو یارک۔ لاس اینجلس شکاگو۔ ڈیٹرائٹ میں مساجد و مشن ہاؤس کے لئے جگہیں اور عمارات خریدی جا چکی ہیں۔ واشنگٹن ہیڈ کوارٹرز میں بھی نو ایکڑ زمین کا سودا ہو چکا ہے ڈیٹرائٹ شکاگو اور لاس اینجلس میں مساجد کی تعمیر کے لئے نقشہ جات بنائے جا رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ جلد مساجد کی تعمیر بھی شروع ہو جائے گی۔ آپ نے احباب کو یہ خوش کن اطلاع دی کہ آئندہ ہفتہ عشرہ میں توسان جماعت میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانے والا ہے۔

محترم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں احباب احباب جماعت کو ساہیوال اور سکھر کے اسیران راہِ مولا کے لئے خصوصی دُعا کی تحریک کی اور بتایا کہ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی جانب سے ہر ماہ پانچ بکرے بطور صدقہ ربوہ میں ذبح کئے جا رہے ہیں۔ مگر انفرادی طور پر بھی دُعاؤں اور صدقات کی ضرورت ہے احباب کثرت کے ساتھ اپنے پاکستانی بھائیوں کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔

آخر میں محترم امیر صاحب نے پُرسوز اجتماعی دُعا کروائی جس کے ساتھ ہی جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ۳۸ واں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ کی چند ایمان افروز جھلکیاں

★ــــ جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریر میں محترم امیر صاحب نے اعلان فرمایا کہ خدا تعالےٰ کے فضل کے ساتھ امسال امریکہ میں ۹۷ افراد نے قبول احمدیت کیا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

★ــــ سالانہ کنونیشن پر امسال درجنوں غیر از جماعت احباب نے شمولیت اختیار کی۔

★ــــ سالانہ کنونیشن کے بعد اس کے تازہ پھل کے طور پر اللہ تعالےٰ نے چار افراد کو قبول احمدیت کی توفیق عطا کی۔

★ــــ امسال بھی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایات کو قائم کرتے ہوئے جماعت نے شرکاء کنونیشن کے لئے کھانے اور رہائش کا مفت انتظام کیا گیا۔

★ــــ خواتین کے لئے الگ طور پر کنونیشن سننے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جہاں لاؤڈ سپیکر کے علاوہ مردوں کے حصہ کی کاروائی بذریعہ سرکٹ ٹی وی بھی ساتھ ساتھ دکھانے کا اہتمام تھا۔

★ــــ جماعت ہائے احمدیہ ساؤتھ افریقہ کی جانب سے جلسہ سالانہ امریکہ میں مبارک باد کا پیغام موصول ہوا جو جنرل سیکریٹری صاحب جماعتِ احمدیہ امریکہ نے پڑھ کر سنایا۔

★ــــ خدا تعالےٰ کے فضل سے پاکستان۔ نارویٹ۔ کینیڈا اور ساؤتھ افریقہ کے ممالک سے بھی احباب کنونیشن میں شامل ہوئے۔

★ــــ کاروائی کی رپورٹنگ کے لئے مشہور عالم نیوز ایجنسی "ایسوسی ایٹڈ پریس" کے نمائندہ نے نمائندگان جماعت احمدیہ کے انٹرویو لئے۔ اور کیلی فورنیا کے مشہور اخبار "SAN JOSE MERCURY NEWS" نے اپنی یکم جولائی کی اشاعت میں تفصیلی خبر دی۔ جس میں اُس نے احمدی مستورات کے برقعوں میں ملبوس ہونے کا خاص طور پر ذکر کیا۔

★ــــ جماعتِ احمدیہ واشنگٹن ڈی سی نے اعلیٰ جماعتی روایات کا مظاہرہ کرتے ہوئے مہمانوں کو اپنے اپنے گھروں میں ٹھہرایا۔

★ــــ انتظامات کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ نیو یارک اور بالٹی مور کے خدام نے بھرپور تعاون دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

★ــــ کنونیشن کے اختتام پر انتظامیہ کی طرف سے ایک سوالنامہ تقسیم کیا گیا۔ جس پر حاضرین و شرکاء کنونیشن کو اپنی اپنی تجاویز اور رائے دینے کی دعوت دی گئی۔ تاکہ آئندہ سال اُن اُمور کو مدنظر رکھا جا سکے۔★

درخواستِ دُعا: ــ مکرم احمد نو خان صاحب کیرنگ (اڑیسہ) اپنے بڑے بیٹے جو عرصہ سے شدید بیمار ہیں اور اب ڈاکٹروں نے انہیں لاعلاج قرار دیدیا ہے، کی معجزانہ صحت و شفایابی کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

بیرونِ ملک خریداران کے چندہ بدر میں اضافہ

ہندوستان سے باہر کے خریداران بدر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۸۶ء سے بیرون ملک ڈاک کی شرح میں اضافہ کے پیش نظر بدر کے سالانہ زرِ اشتراک میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ خریداران بیرون سے گذارش ہے کہ آئندہ اپنا چندہ بدر درج ذیل تفصیل کے مطابق ارسال فرمائیں۔

نام ملک	چندہ ہوائی ڈاک	چندہ بحری ڈاک
ابوظہبی۔ بحرین۔ اجمان۔ دوبئی۔ کویت عمان۔ قطر۔ یمن۔ متحدہ عرب امارات ملائیشیا۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور۔ ایران	-/۲۲۰ روپے	-/۱۳۰ روپے
بیلجئم۔ چیکوسلواکیہ۔ ڈنمارک۔ فرانس جرمنی۔ برطانیہ۔ ہنگری۔ ناروے۔ پولینڈ اسپین۔ ہالینڈ۔ سوئیٹزرلینڈ۔ اسرائیل جارڈن۔ آسٹریلیا۔ مشرقی و مغربی افریقہ جاپان۔ لیبیا۔ ماریشس	-/۳۲۵ ″	-/۱۶۰ ″
برازیل۔ کینیڈا۔ امریکہ۔ فجی۔ ٹرینیڈاڈ میکسیکو۔ نیوزی لینڈ۔ سورینیم۔	-/۳۸۰ ″	-/۱۴۰ ″

ضروری وضاحت

بعض نئی قانونی پابندیوں کے باعث صدر انجمن احمدیہ قادیان چونکہ ہفت روزہ بدر کے مالکانہ حقوق سے دست بردار ہو چکی ہے۔ اس لئے خریداران بیرون سے گذارش ہے کہ وہ اپنا سالانہ بدل اشتراک بذریعہ بینک ڈرافٹ، انٹرنیشنل منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر صدر انجمن احمدیہ یا محاسب صدر انجمن احمدیہ کی بجائے

THE MANAGER BADR WEEKLY QADIAN.

کے نام ارسال کریں۔ واضح رہے کہ اسٹیٹ بینک آف انڈیا (قادیان برانچ) میں مینیجر بدر کا اکاؤنٹ نمبر 89 S - 3 ہے۔

مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۳۱/۸/۸۶ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ سلمہا بنت مکرم محمد دین صاحب بدر درویش کا نکاح مکرم فہیم احمد صاحب نور ایڈووکیٹ ابن مکرم عبدالکریم نور صاحب ساکن دیو درگ (کرناٹک) کے ساتھ مبلغ بارہ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم محمد دین صاحب بدر نے اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دُعا

●ــــ مکرم شہاب الدین حیدر علی صاحب ناگپور اپنے بیٹے عزیز نجم الشہاب سلمہ جو ایک لمبے عرصہ سے کسی نہ کسی مرض میں مبتلا چلا آ رہا ہے اور اس وقت یرقان کی تکلیف میں مبتلا ہے کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے●ــــ مکرم سید یوسف احمد صاحب مقیم ڈیپ رور اونیٹرلو (کینیڈا) اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی اور دنیوی ترقیات اور اسلام و احمدیت پر گامزن رہنے کے لئے

●ــــ مکرم مشتاق احمد صاحب ڈار سشملہ تمام افراد جماعت احمدیہ شملہ کی دینی و دنیوی ترقیات اور مشکلات کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

نصاب دینی امتحان انصار اللہ بھارت

ہفت روزہ بدر مجریہ ۲۸ر اگست میں شائع شدہ اعلان سے جملہ مجالس انصار اللہ بھارت کو علم ہو چکا ہوگا کہ محترم صدر مجلس کی منظوری سے امتحان دینی نصاب اراکین مجلس انصار اللہ بھارت کی تاریخ میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اب یہ امتحان ۲۸ ستمبر کی بجائے انشاء اللہ مورخہ ۹ر نومبر بروز اتوار ہوگا۔ اُمید ہے کہ تمام زعماء اعلیٰ و زعماء کرام اس بابرکت دینی امتحان میں اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ انصار بھائیوں کو شریک کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی جمیلہ کو بار آور کرے اور انہیں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

لائحہ عمل بابت سال ۸۷ - ۱۹۸۶ء کے مطابق امتحان کے لئے خواندہ اور ناخواندہ انصار کے علیحدہ علیحدہ دو معیار قائم کئے گئے ہیں۔ ہر دو معیاروں کے نصاب درج ذیل ہیں :-

نصاب معیار اوّل (خواندہ انصار)

★ قرآن کریم : پہلا پارہ (الٓمّٓ) مکمل با ترجمہ۔

★ حدیث شریف : چالیس جواہر پارے (مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ) پہلی دس احادیث با ترجمہ۔

★ کتب سلسلہ : ضرورت الامام (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام) مکمل۔

★ متفرق : آخری پارہ (عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ) کی آخری پانچ سورتیں مع ترجمہ زبانی۔

نصاب معیار دوم (ناخواندہ انصار)

★ قرآن کریم : پہلے پارے (الٓمّٓ) کا ربع اوّل با ترجمہ۔

★ حدیث شریف : چالیس جواہر پارے (مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ) پہلی پانچ احادیث با ترجمہ۔

★ کتب سلسلہ : ضرورت الامام (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام) مکمل۔

★ متفرق : آخری پارہ (عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ) کی آخری پانچ سورتیں ناظرہ حفظ۔

نوٹ :- معیار اوّل کا پرچہ امتحان سَو نمبروں پر مشتمل ہوگا۔ جو تحریری لیا جائے گا۔ جبکہ معیار دوم کا پرچہ پچاس نمبروں پر مشتمل ہوگا جو زبانی لیا جائے گا۔ لہٰذا ہر دو معیار کے انصار بھائیوں کو اس کے مطابق امتحان کی تیاری کروائی جائے۔ معیار دوم کے زبانی امتحان میں شامل انصار کے اسماء اور حاصل کردہ نمبرات کی فہرست معیار اوّل کے جوابی پرچوں کے ہمراہ دفتر مرکزیہ کو بھجوائی جائے تا نتیجہ تیار کیا جا سکے۔ واضح رہے کہ ہر دو معیاروں کے امتحان میں کامیاب ہونے والے انصار کو سند کامیابی اور اوّل۔ دوم و سوم آنے والے انصار کو سند امتیاز اور انعامات جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دیئے جائیں گے۔

زعماء اعلیٰ و زعماء کرام سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی مجلس کے اُمیدواران معیار اوّل اور معیار دوم کی علیحدہ علیحدہ فہرستیں ماہ ستمبر کے آخر تک دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں تا ان کی روشنی میں مطلوبہ تعداد کے مطابق سوالات کے پرچے تیار کر کے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ پر مجالس کو مہیا کئے جا سکیں۔ اگر کوئی مجلس کتب نصاب قیمتاً منگوانا چاہے تو وہ اپنی ضرورت سے فوری طور پر دفتر مرکزیہ کو آگاہ کرے۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پہلا سالانہ اجتماع

لجنات اماء اللہ بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پہلے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۱۰ر ۱۱ر ۱۲ر اکتوبر ۱۹۸۶ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

"اجتماع کے انعقاد کی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ انڈیا میں احمدیت کی قبولیت کے آثار ہیں۔ اور یہ ایک انقلابی دور ہے"

تمام لجنات سے گذارش ہے کہ اس پہلے سالانہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگی کرنے اور اس کی روحانی برکات سے مستفید ہونے کے لئے دعاؤں کے ساتھ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ساتویں سالانہ اجتماع

اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۸ر اور ۹ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۵ ہش (۱۹۸۶ء) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

ناظمین اعلیٰ اور زعمائے کرام سے گذارش ہے کہ ابھی سے اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگی کرنے اور اس کی روحانی برکات سے مستفید ہونے کے لئے دعاؤں اور ظاہری تدابیر سے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے آمین ثم

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نویں اور اطفال الاحمدیہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع کے لئے مورخہ ۱۰ر ۱۱ر ۱۲ر اکتوبر ۱۹۸۶ء کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ نمائندگان مجالس اس کے مطابق ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس اجتماع میں شامل ہو کر علمی اور روحانی پروگراموں سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

بدر کی اعانت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے (مینیجر بدر)

لجنہ اماء اللہ قادیان کے زیر اہتمام

پندرہ روزہ تربیتی کلاس

رپورٹ مرتبہ مکرمہ نصرت سلطانہ صاحبہ نائب سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان کی چوتھی تربیتی کلاس زیر نگرانی محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ مورخہ یکم تا ۱۵ راگست منعقد کی گئی۔ نصاب میں قرآن مجید باترجمہ کا کچھ حصہ تفسیر کبیر سے سورۃ بقرہ کے دوسرے رکوع کے نوٹس۔ تاریخ کلام۔ عام دینی و تربیتی امور۔ تشریح اشعار اور بعض دُعائیں اور آیات قرآنیہ کے بعد پڑھے جانے والے کلمات شامل تھے۔ اس کلاس کو تین معیاروں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ معیار اوّل و دوئم کا نصاب مشترک تھا جب کہ درجہ کا فرق رکھا گیا تھا۔ معیار سوئم میں کم تعلیم یافتہ خواتین اور بچیاں شامل تھیں کلاس سے معیار اوّل کی ۲۹۔ معیار دوئم کی ۱۵ اور معیار سوئم کی ۳۲ ممبرات نے استفادہ کیا۔ نصاب پڑھانے کے فرائض محترم حکیم محمد دین صاحب محترم بشیر احمد صاحب طاہر محترم منیر احمد صاحب خادم۔ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ خاکسار نصرت سلطانہ۔ محترمہ عقیلہ عفت صاحبہ اور محترمہ بُشریٰ طیبہ صاحبہ نے انجام دیئے۔ باجماعت نماز عصر کی ادائیگی کے بعد تقاریر کا پروگرام تھا جو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ محترم بشیر احمد صاحب طاہر۔ محترم حکیم محمد دین صاحب اور محترم خورشید احمد صاحب انور نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا ایک پہلو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احسانات طبقۂ نسواں پر۔ برکات خلافت۔ اطاعت نظام۔ فضائل قرآن مجید۔ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ اور فرمان الٰہی بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ کے موضوعات پر کیں۔ فجزاہم اللہ خیراً۔ کلاس کے اختتام پر امتحان لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائے اور اسلام و احمدیت کے لئے مفید ثابت کرے آمین۔

درخواست دُعا مکرم سید ہارون رشید صاحب بی اے سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ خانپور ملکی (بہار) اپنی اہلیہ کی بسہولت فراغت، ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہتے۔ نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے اور نیک مقاصد میں اعلیٰ کامیابی کیلئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

فرعونیت کے علمبردار بتصبیر

"میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اُس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابو جہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔"

(اربعین ع۳ صہ ۸۱)

(خورشید احمد انور)

أفضل الذكر لا إله إلا الله
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئرچت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH 275475 RESI. 273903

CALCUTTA-700073-

"الخیر کلّہ فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA CARD BOARD BOX MFG. CO.

PHONE 279203

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARD BOARD CORRUGATED BOXES AND DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET CALCUTTA-700072.

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹوپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2- TOPSIA ROAD CALCUTTA-700039

ھُوَ الناصر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں
معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
۱۱- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر ۶۰۲۵۰۰

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار، بائیسکل، سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیں۔
آٹو ونگس

AUTOWINGS,

13-SANTHOME HIGH ROAD

MADRAS-600004

PHONE 76360 / 74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ } کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس ٹاکسٹ جیون ڈرلسیز پینہ میدان روڈ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر شیخ محمد یونس احمدی فون نمبر ۲۹۴

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش!
NAIRA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & P.V.C CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYAPUL HYDERABAD 500002
PH NO- 522860

اشاعت بک

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ
(ترجمہ)
حصول علم ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔
منجانب اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" } ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

گولڈن الیکٹرانکس	احمد الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)	کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے
(کشتی نوح)

پیشکش:-
ROYAL AGENCY
C.B. CANNANORE - 670001
H.O. PAYANGADI - 670303 (Kerala)
PHONE NO. PAYANGADI - 12 . CANNANORE 4498

حیدر آباد میں
فون نمبر - 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)
۱-۱۶-۲۸۷ سعید آباد۔ حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم)
"ALLIED" ٹیلیگرام
فون نمبر - 42515

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز: کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہونس وغیرہ
(پتہ)
نمبر ۲/۴/۲۴ یعقوب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔"

MIR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!